

علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام

# مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء

۱۳۲۷ھ

تصنیف لطیف

اولیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

رسالہ

## مقالۃ العرفاء باعزاز شرع و علماء

۱۳

۲۷

(علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام)

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۸۶ مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و وارثانِ انبیاء و مرسلین صلوٰۃ اللہ و سلامہ علی نبینا و علیہم  
جمعین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ حدیث شریف العلماء و رثۃ الانبیاء (علماء انبیاء کے وارث  
ہیں۔ ت) میں علمائے شریعت و طریقت دونوں داخل ہیں، اور جامع ہو شریعت و طریقت ہیں وہ وارث  
کے رتبہ عظم و ابجل و درجہ اتم و اکمل پر فائز ہیں، اور عمر و کا بیان ہے :  
(۱) شریعت نام ہے چند فرائض و واجبات و سنن و مستحبات و چند مسائلِ حلال و حرام کا، جیسے صورت وضو  
و نماز وغیرہ۔

(۲) اور طریقت نام ہے وصول الی اللہ تعالیٰ کا۔

(۳) اس میں حقیقت نماز وغیرہ منکشف ہوتی ہے۔

(۴) یہ بجز ناپید اکنار و دریائے زخار ہے اور وہ بمقابلہ اس دریا کے ایک قطرہ ہے۔

(۵) وراثتِ انبیاء کا یہی وصول الی اللہ مقصود و منشاء اور یہی شانِ رسالت و نبوت کا مقتضی خاص

اسی کے لئے وہ مبعوث ہوئے۔

(۶) بھائیو! علمائے صوری و فشری کسی طرح اس وراثت کی قابلیت نہیں رکھتے۔  
(۷) نہ وہ علمائے ربانی کہے جاسکتے ہیں۔

(۸) ان کے دام تزیور سے اپنے آپ کو دور رکھنا العیاذ باللہ یہ شیطان ہیں۔  
(۹) منزل اصلی طریقت کے سدا راہ ہوتے ہیں۔

(۱۰) یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بہت سے علمائے حقانی و اولیائے ربانی نے اپنی اپنی تصانیف میں ان کو تصریح سے لکھا، اَلْاٰخِرَ الْمَذٰینَاتُ التَّمَاسُّیْرُ اِنْ دَوْنُوْنَ مِنْ کَسْ کَا قَوْلِ صَحِیْحٍ اور اس مسئلہ کی کیا نتیجہ ہے، اگر غلطی پر ہے تو اس پر کوئی شرعی تعزیر بھی ہے یا نہیں؟ وہ کہتا ہے میری غلطی جب ثابت ہوگی کہ میرے اقوال کا ابطال اولیاء کے اقوال ہدایت مال سے کیا جائے ورنہ نہیں۔ بقیہ بالتفصیل التامہ توجروا یوم القیامہ (پوری تفصیل بیان کرو اور روز قیامت اجر پاؤ۔ ت)

### الجواب

تمام حدیثیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے شریعت نازل فرمائی اور اس کو اپنی طرف وصول کا ذریعہ بنایا یہی وسیلہ ہے اس کی طرف جانے والے کا کوئی اور راستہ ہو تو وہ ناکام ہو اور خواہش نفس گراہی اور ضلالت میں مبتلا رہے تمام رسولوں سے اکرم رسول پر فضل صلوة و اکمل سلام ہو جو سب سے بہتر دعوت دینے والا سلامتی کی راہ کا یہ وہ ذات ہے جس کی شریعت ہی طریقت اور عین حقیقت ہے اسی کے سبب اللہ تعالیٰ کے دربار میں وصول ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ پہنچے گا کہاں، جہنم میں۔ آپ کی آل پاک و صحابہ و علماء اور جماعت پر جو آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کے آداب کے حامل ہیں، آمین یا رب العالمین، یا اللہ! احمد تیرے ہی لئے، میرے رب!

الحمد لله الذی انزل الشریعة وجعلها للوصول الیه هی الذریعة لمن استغنی الیه طریقا دونها فقد خاب و هو ی و ضل و غوی و افضل الصلوة و اکمل السلام علی اکرم الرسل و افضل داع الی سبیل السلام الذی شریعته هی الطریقة بعین الحقیقة فیہا الوصول الی العلی الاکبر و من خالفها فیصل و لکن الی این الی سقر و علی الہ و اصحابہ و علماءہ و احزابہ و آرقی علمہ و حاصلی اُدابہ آمین یا رب العالمین ۛ اللہم لک الحمد رب انی اعوذ بک من ہزات الشیطنین و اعوذ بک رب ان یتحضرون۔

میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطان کے و سوسوں سے اور تیری پناہ لیتا میرے رب! ان کے حاضر ہونے سے (ت)



نہیہ کا قول حق و صحیح اور عمرو کا زعم باطل قبیح و الحاد صریح ہے، اس کے کلام شیطنت نظام میں دسلس فقرے ہیں ہم سب کے متعلق مجمل بحث کریں کہ ان شاء اللہ الحکیم مسلمانوں کو مفید و نافع اور شیطانوں کی قانع و قانع ہو و باللہ التوفیق۔

(۱) عمرو کا قول کہ شریعت چند احکام فرض و واجب و حلال و حرام کا نام ہے محض اندھا پن ہے شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الہیہ و معارف نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے و لہذا باجماع قطعی جملہ ادیانے کرام تمام حقائق کو شریعت مظہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق و مقبول ہیں ورنہ مردود و مخذول، تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناظر و مدار ہے، شریعت ہی محکم و معیار ہے، شریعت راہ کو کہتے ہیں، اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و التیمۃ کا ترجمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ، یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص۔ یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات و استقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم ہم کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ چسلا اُن کی شریعت پر ثابت قدم رکھو۔ عبد اللہ بن عباس و امام ابو العالیہ و امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں،

الصراط المستقیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صاحبہ - رواہ عن ابن عباس المحاکم فی صحیحہ و عن ابی العالیہ من طریق عاصم الاحول عنہ عبد بن حمید و انباء جریح و ابی حاتم و عدی و عساکر و فیہ فذکرنا ذلک للحسن فقال صدق ابو العالیہ و نصحہ

صراط مستقیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق و عمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس کو حاکم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور ابو العالیہ سے بطریق عاصم الاحول ان سے عبد بن حمید اور جریح و ابی حاتم و عدی و عساکر کے بیٹوں نے اور اس میں ہے کہ ہم نے یہ حدیث حسن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ابو العالیہ نے خالص سچ کہا۔ (ت)

۱۔ القرآن الحکیم ۹/۱  
 ۲۔ المستدرک للحاکم کتاب التفسیر  
 ۳۔ تفسیر القرآن لعظیم لابن ابی حاتم  
 شرح الصراط المستقیم دار الفکر بیروت ۲/۲۵۹  
 تفسیر سورة الفاتحة مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز ریاض ۱/۲۰

یہی وہ راہ ہے جس کا منہا اللہ ہے، قرآن عظیم میں فرمایا:

ان ربي على صراط مستقيم بیشک اس سیدھی اور میرا رب ملتا ہے۔

یہی وہ راہ ہے جس کا مخالف بدین گمراہ ہے۔ قرآن عظیم نے فرمایا:

وانت هذا صراطی مستقیماً فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبیلہ ذلکم وذلکم بہ لعنکم تتقون یہ

(شروع رکوع سے احکام شریعت بیان کر کے فرماتا ہے) اور اسے محبوب! تم فرما دو کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور راستوں کے پیچھے

نہ جاؤ کہ وہ تمہیں اس کی تاکید فرماتا ہے تاکہ تم پر ہیزگاری کر دو۔

دیکھو قرآن مجید نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وصول الی اللہ ہے اور اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دُور پڑے گا۔

(۲) عمر و کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا، محض جنون و جہالت ہے، ہر دہون پڑھا ہوا جانتا ہے کہ طرف طریقت راہ کہ کہتے ہیں نہ کہ یہ جہالت ہے کہ تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو شہادت قرآن مجید خدا تک پہنچانے کی، بلکہ شیطان تک جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن مجید باطل و مردود فرما چکا۔ لاجرم ضرور ہوا کہ طریقت ہی شریعت ہے کہ اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے اس کا اس سے جدا ہونا محال و ناممکن ہے جو اُسے شریعت سے جدا جانتا ہے اسے راہ خدا سے توڑ کر راہ ابلیس مانتا ہے مگر عاقل طریقت حقہ راہ ابلیس نہیں قطعاً راہ خدا ہے تو یقیناً وہ شریعت مطہرہ ہی کا ٹکڑا ہے۔

(۳) طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کے اتباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اتباع شرع بڑے بڑے کشف راہوں، جوگیوں، سنیاسیوں کو ہوتے ہیں۔ پھر وہ کہاں تک لے جاتے ہیں اُسی تا تحیم و عذاب الیم تک پہنچاتے ہیں۔

(۴) شریعت کو قطرہ طریقت کو دریا کہنا اس مجنون پتکے پاگل کا کام ہے جس نے دریا کا پاٹ



کسی سے سُن لیا اور نہ جانا کہ یہ وسعت نہ ہوتی تو اس میں کس گھر سے آتی، شریعت مبیع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا، بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی ہے، مبیع سے پانی نکل کر دریا بن کر جن زمینوں پر گزرے انہیں سیراب کرنے میں اسے مبیع کی احتیاج نہیں، نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل مبیع کی اس وقت حاجت، مگر شریعت وہ مبیع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی احتیاج ہے مبیع سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لئے مدد موقوف ہو جائے فی الحال جتنا پانی اچکا ہے چند روز تک پینے، نہانے، کھیتیاں، باغات سیچنے کا کام دے۔ نہیں نہیں مبیع سے اس کا تعلق ٹوٹے ہی یہ دریا فوراً فنا ہو جائیگا بوند تو بوند نم کا بھی نام نظر آئے گا۔ نہیں نہیں، میں نے غلطی کی، کاش اتنا ہی ہوتا کہ دریا سُکھ گیا، پانی معدوم ہوا، باغ سُکھے، کھیت مرجھائے، آدمی پیاسے تڑپ رہے ہیں، ہرگز نہیں، بلکہ یہاں سے اس مبارک مبیع سے تعلق چھوٹے ہی یہ تمام دریا و البحر المسجور ہو کر شعلہ فشاں آگ ہو جاتا ہے جس کے شعلوں سے کہیں پناہ نہیں۔ پھر کاش وہ شعلے ظاہری آنکھوں سے سُجھتے تو جو تعلق توڑنے والے جلے خاک سیاہ ہوئے تھے اتنے ہی جل کر باقی نہ جاتے کہ ان کا یہ انجام دیکھ کر عبرت پاتے مگر نہیں، وہ تو نارا اللہ الموقدۃ الی تطعم علی الافئدة ہے اللہ کی بھر کافی ہوتی آگ کہ دلوں پر چڑھتی ہے۔ اندر سے دل جل گئے، ایمان خاک سیاہ ہو گئے، اور ظاہر میں وہی پانی نظر آ رہا ہے دیکھنے میں دریا اور باطن میں آگ کا دہرا، آہ آہ کہ اس پر دے نے لاکھوں کو ہلاک کیا پھر دریا مبیع کی مثال سے ایک اور فرق عظیم ہے جس کی طرف اشارہ گزرا کہ نفع لینے والوں کو اس وقت مبیع کی حاجت نہیں مگر حاشا یہاں مبیع سے تعلق نہ بھی توڑیے کہ پانی باقی رہے اور آگ نہ ہو جائے جب بھی ہر آن مبیع سے اس کی جانچ پڑتال کی حاجت ہے وہ یوں کہ یہ پاکیزہ شیریں دریا جو اس برکت والے مبیع سے نکل کر اس دار الالباس کی وادیوں میں لہریں لے رہا ہے، یہاں اس کے ساتھ ایک سخت ناپاک کھاری دریا بھی بہتا ہے ہذا عذاب فرات و ہذا مصلح اجاج ایک خوب میٹھا شیریں ہے اور ایک سخت نمک کھاری۔ وہ دریا کے شور کیا ہے شیطان ملعون کے وسوسے دھوکے۔ تو دریا کے شیریں سے نفع لینے والوں کو ہر آن احتیاج ہے کہ ہر نئی

لہر پر اس کی رنگت مزے بُو کو اصل منبع کے لون طعم ریح سے ملاتے رہیں کہ یہ لہر اسی منبع سے آئی ہے یا شیطانی پیشاب کی بدبو کھاری دھار دھوکا دے رہی ہے، سخت وقت یہ ہے کہ اس پاک مبارک منبع کی کمال لطافت سے اس کا مزہ جلد زبان سے اُتر جاتا ہے رنگت بُو کچھ یاد نہیں رہتی اور ساتھ ہی ذائقہ شامہ باصرہ کا معنوی حس فاسد ہو جاتا ہے کہ آدمی منبع سے جُدا ہو اور اسے گلاب اور پیشاب میں تمیز نہیں رہتی۔ ابلیس کا کھاری بدبو رنگ موت غٹ غٹ چرٹاتا اور گمان کرتا ہے کہ دریائے طریقت کا شیریں خوشبو خوش رنگ پانی پی رہا ہوں، لہذا شریعت منبع و دریا کی مثال سے بھی نہایت متعالی ہے واللہ العُمل الاعلیٰ، شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں، اُس کی روشنی بڑھتے بڑھتے صبح اور پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی درجوں زیادہ تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائق اشیاء کا انکشاف ہوتا اور نور حق تجلی فرماتا ہے یہ مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقیق میں حقیقت و تحقیق ہیں ہی ایک شریعت ہے کہ باختلاف مراتب اُسکے مختلف نام رکھے جاتے ہیں، جب یہ نور بڑھ کر صبح روشن کے مثل ہوتا ہے ابلیس لعین خیر خواہ بن کر آتا اور اس سے کہتا ہے اطفی المصباح فقد اشرق الاصباح چراغ ٹھنڈا کر کہ اب تو صبح خوب روشن ہو گئی۔ اگر آدمی دھوکے میں نہ آیا اور نور فانوس بڑھ کر دن ہو گیا ابلیس کہتا ہے کیا اب بھی چراغ نہ بجھائے گا آفتاب روشن ہے اُحق اب تجھے چراغ کی کیا حاجت ہے صبح

ابلیس کو روز روشن شمع کا فوری نند

(بیوقوف روشن دن کا فوری شمع رکھتا ہے۔ ت)

ہدایت الہی اگر دستگیر ہے تو بندہ لا حول پڑھتا اور اس ملعون کو دفع کرتا ہے کہ اعداؤ اللہ! یہ جسے تو دن یا آفتاب کہہ رہا ہے آخر کیا ہے، اسی فانوس کا تو نور ہے اسے بجھایا تو نور کہاں سے آئے گا، اس وقت وہ دغا باز خائب و خاسر پھرتا ہے اور بندہ نور علی نور یعہدی اللہ لنور من یشاء (نور پر نور ہے اور اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ ت) کی حمایت میں نور حقیقی تک پہنچتا ہے اور اگر دم میں آگیا اور سمجھا کہ ہاں دن تو ہو گیا اب مجھے چراغ کی کیا حاجت رہی ادھر فانوس بجھا اور معاندھیرا گھپ کہ ہاتھ کو ہاتھ سمجھائی نہ دیتا، جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا :



ظلمت بعضہا فوق بعض اذا اخرج یدہ  
لم یکدیرونها ومن لم یجعل اللہ لہ  
نورا فمالہ من نور  
ایک پر ایک اندھیرا ہیں، اپنا ہاتھ نکالے  
تو نہ سوچے، اور جسے خدا نور نہ دے اس  
کے لئے نور کہاں۔

یہ ہیں وہ کہ طریقت بلکہ حقیقت تک پہنچ کر اپنے آپ کو شریعت سے مستغنی سمجھے اور ابلیس کے  
قریب میں آکر اس الہی فانوس کو بچھا بیٹھے، کاش یہی ہوتا کہ اس کے بچنے سے جو عالمگیر اندھیرا  
اُن کی آنکھوں میں چھایا جسے دن دھاڑے چوٹ کر دیا ان کو اس کی خبر ہوتی کہ شاید توبہ کرتے  
فانوس کا مالک ندامت والوں پر مہر رکھتا ہے، پھر انھیں روشنی دیتا، مگر ستم اندھیر تو یہ ہے کہ دشمن  
ملعون نے جہاں فانوس خاموش کرائی اس کے ساتھ ہی معاً اپنی سازشی جتنی جلا کر ان کے ہاتھ میں  
دے دی، یہ اسے نور سمجھ رہے ہیں اور وہ حقیقتاً نار ہے، یہ مگن ہیں کہ شریعت والوں کے پاس  
کیا ہے، ایک چراغ ہے ہمارا نور آفتاب کو لئے جا رہا ہے وہ قطرہ اور یہ ایک دریا ہے، اور  
خبر نہیں کہ وہ حقیقتاً نور ہے اور یہ دھوکے کی ٹٹی، آنکھ بند ہوتے ہی حال کھل جائے گا کہ صبح

باک باختر عشق در شب دگر  
www.alahazratnetwork.org  
(اندھیری رات میں کس سے عشق بازی کی ت)

بالجملہ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پل ایک ایک لمحہ پر مرتے  
دم تک ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر بار ایک اس قدر ہادی کی  
زیادہ حاجت، ولہذا حدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

المتعبد بغیر فقہ کا لھمار فی الطاحون،  
رداء ابو نعیم فی الحلیۃ عن واثلۃ بن  
الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
بغیر فقہ کے عبادت میں پڑنے والا ایسا ہے  
جیسا کہ چکی کھینچنے والا گدھا کہ مشقت جھیلے اور  
نفع کچھ نہیں (اسے ابو نعیم نے علیہ میں واثلہ  
بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

امیر المؤمنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:  
قسم ظہری اشان جہل دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑ دی (یعنی وہ



متنك وعالم متهتك يله

بلائے بے درماں ہیں) جاہل عابد اور عالم جو علانیہ  
بیباکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔

اے عزیز بشریت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل چٹائی، پھر اعمال ظاہر وہ دیوار ہیں  
کہ اُس بنیاد پر ہوا میں چٹنے گئے، اور جب تعمیر اوپر بڑھ کر آسمانوں تک پہنچی وہ طریقت ہے، دیوار  
جتنی اونچی ہوگی نیوکی زیادہ محتاج ہوگی، اور نہ صرف نیوکی بلکہ اعلیٰ حصہ اسفل کا بھی محتاج ہے، اگر دیوار  
نیچے سے خالی کر دی جائے اوپر سے بھی گر پڑے گی۔ احمق وہ جس پر شیطان نے نظر بندی کر کے اس کی چٹائی  
آسمانوں تک دکھائی اور دل میں ڈالا کہ اب ہم تو زمین کے دائرے سے اونچے گزر گئے ہمیں اس سے  
تعلق کی کیا حاجت ہے، نیو سے دیوار جُدا کر لی اور نتیجہ وہ ہوا جو قرآن مجید نے فرمایا کہ فانھا بہ فی  
نار جہنم تھیں اس کی عمارت اسے لے کر جہنم میں ڈھے پڑی، والیعاذ باللہ رب العالمین، اسی نے  
اولیائے کرام فرماتے ہیں، صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔ اسی نے حدیث میں آیا حضور سید عالم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف  
عابد۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ  
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

کیا۔ ت

بے علم مجاہد والوں کو شیطان انگلیوں پر نہچاتا ہے منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جبر  
پاہے کھینچے پھرتا ہے وہم یحسبون انہم یحسنون صنعاً اور اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام  
کر رہے ہیں۔

(۵) عمرو کا طریقت کو غیر شرعی جان کر ہھر کھینا کہ یہی مقصود ہے انبیاء صرف اس کے لئے  
مبعوث ہوئے ہیں، صراحتہ شرعیّت مظہرہ کو معاذ اللہ معطل و مہمل و لغو و باطل کر دینا ہے اور یہ صریح

لہ

۱۱۰/۹ القرآن الکریم  
جامع الترمذی ابواب العلم باب ما جاء فی فضل الفقه علی العبادۃ امین مکتبی دہلی ۹۳/۲  
سنن ابن ماجہ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم ایچ ایم سعید مکتبی کراچی ص ۲۰

کفر و ارتداد و زندق و الحاد موجب لعنت و ابعاد ہے، ہاں یہ کہتا تو حق تھا کہ اصل مقصود وصول الی اللہ ہے، مگر جیغ اس پر جو اپنی جہالت شدیدہ سے نجانے یا جانے اور عناد شریعت کے باعث نہ مانے کہ وصول الی اللہ کا راستہ یہی شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے و بس۔ ہم اوپر قرآن مجید سے ثابت کر آئے ہیں کہ شریعت کے سوا اللہ تک راہیں بند ہیں، طریقت اگر وہ اپنے زعم میں کسی راہ مخالف کا نام سمجھا ہے تو حاشا وہ خدا تک پہنچائے بلکہ وہ مسدود اور اس کا چلنے والا مردود، اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اس کی تہمت ملعون و مطرود۔ کیا کوئی ثبوت دے سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو شریعت کے خلاف دوسری راہ کی طرف بلایا ہے حاشا و کلاً۔

(۶) جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمر بھرا سی کی طرف بلایا اور یہی راستہ ہمارے لئے چھوڑا تو اس کا حامل اس کا خادم اس کا حامی اس کا عالم کیونکر ان کا وارث نہ ہو گا۔ ہم پوچھتے ہیں اگر بالفرض شریعت صرف فرض واجب سنت مستحب حلال حرام ہی کے علم کا نام ہو تو یہ علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے یا ان کے غیر سے، اگر اسلام کا دعویٰ رکھتا ہے تو ضرور کہے گا کہ حضور ہی سے ہے، پھر اس کا عالم حضور کا وارث نہ ہوا تو اور کس کا ہو گا۔ علم اُن کا ترکہ اُن کا پھر اس کا پانے والا ان کا وارث نہ ہو اس کے کیا معنی۔ اگر کہے کہ یہ علم تو ضرور ان کا ہے مگر دوسرا حصہ یعنی علم باطن اس نے نہ پایا لہذا وارث نہ ٹھہرا تو اے جاہل! کیا وارث کے لئے یہ ضرور ہے کہ مورث کا کل مال پائے، یوں تو عالم میں کوئی صدقہ ان کا وارث نہ ٹھہرے گا، اور ارشاد اقدس ان العلماء ورثۃ الانبیاء معاذ اللہ غلط بن کر محال ہو جائے گا، کہ ان کا کل علم تو کسی کو مل ہی نہیں سکتا، اور اگر بالفرض غلط شریعت و طریقت دو جدا راہیں بنیں اور قطرہ دریا کی نسبت جانیں، جس طرح یہ جاہل بکتا ہے، جب بھی علمائے شریعت سے وراثت انبیاء کا سلب کرنا جنون محض ہو گا، کیا ترکہ مورث سے تھوڑا حصہ پانے والا وارث نہیں ہوتا جسے ملا ان کے علم میں سے تھوڑا ہی ملا وما اوتیتہم من العلم الا قلیلاً، اگر یہ شریعت طریقت کی معاذ اللہ برائی فرض کر لیں تو انصافاً حدیث ان مسخرگان شیطان پر لٹی پڑے گی یعنی علمائے ظاہری دارشان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ٹھہریں گے اور علمائے باطن عیاذ باللہ اس سے محروم، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نبی بھی ہوتے ہیں اور ولی بھی، ان کے علوم نبوت یہ ہیں جن کو شریعت کہتے ہیں۔ جن کی طرف وہ عام امت کو دعوت کرتے ہیں۔ اور علوم ولایت وہ ہیں جن کو یہ جاہل طریقت کہتا ہے اور وہ



خاص خاص لوگوں کو خفیہ تعلیم ہوتے ہیں تو علمائے باطن کہ علوم ولایت کے وارث ہوئے وارثان اولیاء  
 ٹھہرے نہ کہ وارثان انبیاء، وارثان انبیاء یہی علمائے ظاہر رہے جنہوں نے علوم نبوت پاسے، مگر  
 یہ اس جاہل کی اشد بہالت ہے عاشرانہ شریعت و طریقت دور ہیں نہ اولیاء کبھی غیر علماء ہو سکتے  
 ہیں۔ علامہ مناوی شرح جامع صغیر پھر عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے  
 ہیں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

علم الباطن لا یعرفہ الا من عرف علم الظاہر علیہ  
 علم باطن نہ جانے کا مگر وہ جو علم ظاہر

جانتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

وما اتخذ اللہ ولیا جاہلا یعنی بنا ناچا تو پہلے اسے علم دے دیا اس کے بعد ولی کیا کہ جو علم ظاہر نہیں رکھتا علم باطن کہ اس کا  
 ثمرہ و نتیجہ ہے کیونکہ پاسکتا ہے، حق سبحانہ، و تعالیٰ کے متعلق بندوں کے لئے پانچ علم ہیں:

علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم اسما، علم احکام۔

ان میں ہر پہلو دوسرے سے مشکل تر ہے، جو سب سے آسان علم احکام میں عاجز ہوگا سب سے  
 مشکل علم ذات کیونکہ پاسکے گا، اور قرآن شریف انہیں مطلقاً وارث بتا رہا ہے، حتیٰ کہ ان کے  
 بے عمل کو بھی یعنی جبکہ عقائد حق پرستقیم اور ہدایت کی طرف داعی ہو کہ گمراہی کی طرف بلانے والا  
 وارث نبی نہیں نائب ابلیس ہے والیاء باللہ تعالیٰ۔ ہاں رب عز وجل نے تمام علماء شریعت  
 کو کہاں وارث فرمایا ہے، یہاں تک کہ ان کے عمل کو بھی، ہاں وہ ہم سے پوچھئے، مولیٰ عز وجل  
 فرماتا ہے:

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من  
 عبدنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقصد  
 ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ  
 ذلک هو الفضل الکبیر علیہ

پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں  
 کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے  
 اور کوئی متوسط حال کا اور کوئی بحکم خدا بھلائیوں  
 میں پیشی لے جانے والا یہی بڑا افضل ہے۔

۱۰

۱۱



دیکھو بے عمل کہ گناہوں سے اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں انھیں بھی کتاب کا وارث بتایا اور نرا وارث ہی نہیں بلکہ اپنے چنے ہوئے بندوں میں گناہ، احادیث میں آیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا،

سابقنا سابق ومقتصدنا ناج وظالمنا مغفور له۔ والحمد لله رب محمد الرؤوف الرحیم علیٰ الہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔ رواہ العقيلي و ابن لال وابن مردويه والبيهقي في البعث والبغوي في المعالم عن امير المؤمنين عمر، والبيهقي وابن مردويه عن ابن عمر وابن النجار عن انس رضي الله تعالى عنهم۔

ہم میں کا جو سبقت لے گیا وہ تو سبقت لے ہی گیا اور جو متوسط حال کا ہوا وہ بھی نجات والا ہے اور جو اپنی جان پر ظالم ہے اس کی بھی مغفرت ہے (والحمد لله رب محمد الرؤوف الرحیم علیٰ الہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔ اسے عقيلي، ابن لال، ابن مردويه اور بیہقی نے بعث میں اور بغوی نے معالم میں امیر المؤمنین عمر سے، اور بیہقی اور ابن مردويه نے ابن عمر سے اور ابن النجار نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔ ت)

عالم شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو جائے ہے کہ آپ محمدؐ اور انھیں روشنی دے ورنہ شمع ہے کہ خود جلے مگر تمھیں نفع دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں،

مثل الذی یعلم الناس الخیر ویسئ نفسہ مثل الفتیلة قضی للناس وتحرق نفسها، رواہ البزار عن ابی ہریرۃ والطبرانی عن جندب بن عبد اللہ الازدی وعن ابی ہریرۃ الاسلامی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسند حسن۔

اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس قتیلہ کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے، اس کو بزار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی نے حضرت جندب بن عبد اللہ ازدی اور حضرت

ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بسند حسن روایت کیا۔ (ت)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قرأ الرجل القرآن واحتشى من احاد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت هناك غريرة كان خليفة من خلفاء الانبياء - سداة الامام الرافي في تاسريخه عن ابى امامة رضى الله تعالى عنه -

جب آدمی قرآن مجید پڑھ لے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں جی بھر کر حاصل کرے اور اس کے ساتھ طبیعت سلیقہ دار رکھتا ہو تو وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نائبوں سے ایک ہے۔ (اسے امام رافعی نے اپنی تاریخ میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دیکھو حدیث نے وارث تو وارث خلیفۃ الانبیاء ہونے کے لئے صرف تین شرطیں مقرر فرمائیں قرآن و حدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھنا ہو۔ خلیفہ و وارث میں فرق ظاہر ہے آدمی کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔

(۷) جب قرآن مجید نے سب وارثان کتاب کو اپنے جئے ہوئے بندے فرمایا، تو وہ قطعاً اللہ والے ہوئے اور جب اللہ والے ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے، اللہ عز و جل فرماتا ہے:

ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتب وبما كنتم تدرسون

اور فرماتا ہے:

انا انزلنا التوراة فيها هدى ونور يحكم بها النبىون الذين اسلموا للذين هادوا والربانيون والاجار بها استحفظوا من كتب الله وكانوا عليه شهداء

بیشک ہم نے اتاری تورات اس میں ہدایت و نور ہے اس سے ہمارے فرمانبردار نبی اور ربانی اور دانشمند لوگ یہودیوں پر حکم کرتے تھے یوں کہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان ٹھہرائے گئے اور وہ اس سے خبردار تھے۔

۱۔ کنز العمال بحوالہ الرافعی فی تاریخہ حدیث ۲۸۹۹۴ موسستہ الرسالہ بیروت ۱۳۸/۱۰

۲۔ القرآن الکریم ۴۹/۳

۳۔ ۴۲/۵







عن ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسنہ الترمذی فی غیر هذا الحدیث۔  
ابوالشیخ نے تو بیچ میں جابر سے اور طبرانی نے کبیر میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

لا یسبغ علی الناس الا ولد بغنی والامن  
فیہ عرق منه - رواہ الطبرانی فی  
الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ۔  
لوگوں پر زیادتی نہ کرے گا مگر ولد الزنا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو (اسے طبرانی نے کبیر میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

جب عام لوگوں پر زیادتی کے بارے میں یہ حکم ہے پھر علماء کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے بلکہ حدیث میں لفظ ناس فرمایا، اور اس کے سچے مصداق علماء ہی ہیں۔ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں : مثل ابن المبارک من الناس فقال العلماء یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حدیث وفقہ و معرفت و ولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ ناس یعنی آدمی کون ہیں، فرمایا، علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں : جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کافرق ہے، انسان اس سبب سے انسان ہے نہ جسم کے باعث کہ اس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اس سے زیادہ طاقتور ہے، نہ بڑے جثہ کے سبب کہ ہاتھی کا جثہ اس سے بڑا ہے، نہ بہادری کے باعث کہ شیر اس سے زیادہ بہادر ہے نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اس سے بڑا ہے، نہ جماع کی غرض سے کہ چڑوٹا جو سب میں ذلیل چڑیا ہے اس سے زیادہ جفٹی کی قوت رکھتا ہے، آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا اور اسی سے

عہ قال تعالیٰ وما خلقت الجن والانس  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نہیں پیدا کیا جن و انسان کو  
(باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۔ مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی کتاب الخلافة باب فی عمال السوائف دار الکتاب بیروت ۲۵۸/۶ و ۲۳۳/۵  
کنز العمال بحوالہ طب حدیث ۱۳۰۹۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳۳۳/۵  
۲۔ احیاء العلوم کتاب العلم الباب الاول مطبعة المشهد الحسيني قاہرہ ۴/۱

اس کا شرف ہے انتہی۔“

(۹) بیانات بالا سے واضح ہے کہ علمائے شریعت ہرگز طریقت کے سدا راہ نہیں بلکہ وہی اس کے فتح باب اور وہی اس کے نگاہبان راہ ہیں۔ ہاں وہ طریقت جسے بندگان شیطان طریقت نام رکھیں اور اسے شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جدا کریں علماء اس کے لئے ضرور سدا راہ ہیں، علماء کیا خود اللہ عز وجل نے اس راہ کو مسدود و مردود و ملعون و مطرود فرمایا، اوپر گزرا کہ علمائے شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والے کو اور زیادہ، ورنہ حدیث میں اسے چٹکی کھینچنے والا لگہ حافریا، تو اگر علماء نے تمہیں گدھا بننے سے روکا کیا گناہ کیا۔

(۱۰) عمرو کا اپنی خرافاتِ شیطانیہ توہین شریعت و سب و شتم علمائے شریعت علمائے مقامی و اولیائے ربانی کی طرف نسبت کرنا اس کا محض کذب مہین و افتراء ہے، اس کی خواہش کے مطابق ہم صرف حضرات اولیاء کرام قدست اسرارہم کے ارشادات عالیہ محض بطور نمونہ ذکر کریں جسے شریعتِ مطہرہ کی عظمت ظاہر ہو اور یہ کہ طریقت اس سے جدا نہیں اور یہ کہ طریقت اس کی محتاج ہے اور یہ کہ شریعت ہی اصل کار و بار و معیار ہے۔ غرض جو بیانات ہم نے کئے ان سب کا ثبوت وافی او عمرو کے دعاوی و خرافاتِ ملعونہ کا رد کافی، وبالله التوفیق۔

**قول ۱:** حضور پر نور سید الافراد قطب الارشاد غوث عالم قطب عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، لا تری لغیرک بک وجوامع لزوم الحدود و حفظ الاوامر والنواہی فان انخرم کی باندھی ہوئی حدوں سے کبھی جدا نہ ہو، اور اس

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

مگر عبادت کے لئے۔ (ت)

الآل یعبدون ینہ

سیدنا امام ابو القاسم کشمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجل اکابر صوفیہ کرام سے ہیں اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں، آل یعبدون یعنی ہم نے نہیں پیدا کیا جن و انس کو مگر معرفت حاصل کرنے کے لئے۔ ۱۲۔







**قول ۴:** حضور سیدنا محی الدین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

الشرع حکم محق سیف سطوة قہرہ من  
خالقہ وناوۃ واعتصمت یجبل حمایتہ  
وثیقات عمری الاسلام وعلیہ مدار امر  
الداہرین وباسبابہ اینطت منازل الکونین۔  
شرع وہ ہے جس کے صولت قہر کی تلوار اپنے مخالف  
و مقابل کو مٹا دیتی ہے اور اسلام کی مضبوط رسیاں  
اس کی حمایت کی ڈوری پکڑے ہوئے ہیں،  
دو جہان کے کام کا مدار فقط شریعت پر ہے  
اور اس کی ڈوریوں سے دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔

**قول ۵:** حضور پر نور سیدنا باز اشہب شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

الشریعة المطہرة المحمدیة ثمرۃ شجرة الملة  
الاسلامیة، شمس اضواء بنورها ظلمة  
الکونین اتباع شرعہ یعطی سعادة الدارین  
احذر ان تخرج من دائرۃ ایاک ان  
تفارق اجماع اہلہ۔  
شریعت پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
درخت دین اسلام کا پھل ہے شریعت وہ آفتاب  
ہے جس کی چمک سے تمام جہان کی اندھیریاں  
جگمگا اٹھیں شرع کی پیروی دونوں جہان کی  
سعادت بخشی ہے خبردار اس کے دائرہ سے  
باہر نہ جانا، خبردار اہل شریعت کی جماعت جہان نہ ہونا۔

**قول ۶:** حضور پر نور سیدنا اولیاء قطب الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

اقرب الطرق الی اللہ تعالیٰ لزوم قانون  
العبودیة والاستمساک بعروة الشریعة۔  
اللہ عز وجل کی طرف سے سب سے زیادہ قریب  
راستہ قانون بندگی کو لازم پکڑنا اور شریعت  
کی گرہ کو تھامے رہنا ہے۔

**قول ۷:** حضور پر نور سیدنا وارث المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

تفقہ ثم اعتزل من عبد اللہ بغیر علم  
کان ما یفسدہ اکثر مما یصلحہ خذ  
فقہ حاصل کر اس کے بعد غفلت نشین ہو جو بغیر علم  
کے خدا کی عبادت کرے وہ جتنا سنوارے گا

۴۶ ص	مصطفیٰ البابی مصر	ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشی الخ	۱۔ بھجۃ الاسرار
۲۹ ص	"	"	۲۔ "
۵۰ ص	"	"	۳۔ "



اورادی شیئا الا بعد رشرع لی

تو بڑی چیز ہیں جو داخل مستحبات مقرر کرتے ہیں  
بے عذر شرعی اُن میں سے کچھ کچھ نہ کروں۔

**قول ۱۱:** حضرت سیدی ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ مبارکہ میں حضرت سیدی  
ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں،

من لم یحفظ القرآن ولم یکتب الحدیث  
لا یقتدی بہ فی هذا الامر لان علمنا هذا  
مقید بالکتاب والسنة۔  
جس نے نہ قرآن یاد کیا نہ حدیث لکھی لعین بنی جو  
علم شریعت سے آگاہ نہیں دربارہ طریقت اس  
کی اقدانہ کریں اسے اپنا پیر نہ بنائیں کہ ہمارا  
یہ علم طریقت بالکل کتاب و سنت کا پابند ہے۔

نیز فرمایا:

الطریق کلہا مسند ودعة علی الخلق الاعلیٰ  
اقتفی اثر الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام۔  
خلاف پیغمبر کے راہ گزید  
(جس نے پیغمبر کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ ہرگز منزل مقصود پر نہ پہنچے گا)  
خلق پر تمام راستے بند ہیں مگر وہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے نشان قدم کی پیروی کرے۔

**قول ۱۲:** حضرت سیدنا ابو زید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عجمی بسطامی کے والد رحمہما اللہ تعالیٰ  
سے فرمایا: چلو اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو بنام ولایت مشہور کیا ہے وہ شخص مرجع الناس  
و مشہور بہ زہد تھا، جب وہاں تشریف لے گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوکا، حضرت ابو زید  
بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً واپس آئے اور اس سے سلام علیک نہ کی اور فرمایا:

هذا رجل غیر مامون علی ادب من  
ادب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم فکیف یکون مامونا علی ما یدعیہ۔  
یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب  
سے ایک ادب پر قوامین ہے نہیں کبھی چیز  
کا ادعا رکھتا ہے اس پر کیا امین ہوگا۔

۱۵۱/۱	مصطفیٰ ابابا مصر	المبحث السادس والعشرون	لہ الیروایت والجاہر
ص ۲۰	"	ذکر ابی القاسم الجنید بن محمد	لہ الرسالة القشیریۃ
"	"	"	"
ص ۱۵	"	ذکر ابو زید البسطامی	"



اور دوسری روایت میں ہے، فرمایا،

یہ شخص شریعت کے ایک ادب پر قوامین ہے  
نہیں اسرار الہیہ پر کیونکہ امین  
ہوگا۔

هذا رجل غير مأمون على ادب  
الشریعة فكيف يكون امینا على اسرار  
الحق بل

قول ۱۳: نیز حضرت بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

اگر تم کسی شخص کو دیکھو ایسی کرامت دیا گیا کہ ہوا پر  
چار زانو بیٹھ سکے تو اس سے فریب نہ کھانا  
جب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض واجب و مکروہ و  
سوام و محافطت حدود و آداب شریعت میں  
اس کا حال کیسا ہے۔

لو نظر تم الی رجل اعطی من الکرامات حق  
یرتقی (و فی نسخة یتربع) فی الهواء فلا  
تعتروا به حق تنظر و کیف تجدد و نہ عند  
الامور والنهی و حفظ الحدود و آداب  
الشریعة

قول ۱۴: حضرت ابوسعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت ذوالنون مصری سرسقطی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما کے اصحاب اور سید الطائفة جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں،  
جو باطن کہ ظاہر اس کی مخالفت کرے وہ  
باطن نہیں باطل ہے۔

علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی اس قول مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں،  
لانہ دسوسہ شیطانیہ و زخرفہ نفسانیہ  
حیث خالف الظاہر بکے  
اس لئے کہ جب اس نے ظاہر کی مخالفت کی تو  
وہ شیطانی و سوسہ اور نفس کی بناوٹ ہے۔

قول ۱۵: حضرت سیدنا حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ اولیاء معاصرین حضرت  
سرسقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں،  
من صحح باطنہ بالمرأۃ والاخلاص  
جو اپنے باطن کو مراقبہ اور اخلاص سے صحیح

۱۔ الرسالة القشیریة باب الولاية مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۱۴

۲۔ " " ذکر ابوزید البسطامی مصطفیٰ البابی مصر ص ۱۵

۳۔ " " ذکر ابوسعید خراز " " ص ۲۲

۴۔ الملیقۃ الندیة ابواللال الفصل الثانی مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۱۸۶/۱

نہیں اللہ ظاہرہ بالمجاہدۃ واتباع  
المسنۃ۔  
کولے گا لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے  
ظاہر کو مجاہدہ و پیروی سنت سے آراستہ  
فرمادے۔

ظاہر ہے کہ انتقائے لازم کو انتقائے ملزوم لازم تو ثابت ہوا کہ جس کا ظاہر زیورِ شہرِ عرس  
آراستہ نہیں وہ باطن میں بھی اللہ عز و جل کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔

قول ۱۶: حضرت سیدنا ابو عثمان حیر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اجلۃ اکابر اولیاء معاصرین حضرت  
سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں وقت انتقال اپنے صاحبزادہ ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ  
سے فرمایا،

خلاف السنۃ یا بنی فی الظاہر علامۃ  
ریاء فی الباطن یہ  
اے میرے بیٹے! ظاہر میں سنت کا خلاف  
اس کی علامت ہے کہ باطن میں ریاکاری ہے

قول ۱۷: نیز حضرت سعید بن اسماعیل حیر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
الصحبۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم باتباع السنۃ ولزوم ظاہر  
العلم یہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ  
زندگانی کا طریقہ یہ ہے کہ سنت کی پیروی کرے  
اور علم ظاہر کو لازم نہ کرے۔

قول ۱۸: حضرت سید ابو الحسین احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضرت سید الطائفہ  
ریحانۃ الشام یعنی ملک شام کا پھول کہتے تھے فرماتے ہیں،

من عمل عملاً بلا اتباع سنۃ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فباطل  
جو کسی قسم کا کوئی عمل بے اتباع سنت  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرے  
وہ عمل باطل ہے۔

قول ۱۹: حضرت سیدی ابو حفص عمر حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ عرفاء و معاصرین

۱۳ ص	مصطفیٰ البابی مصر	ذکر حارث محاسبی	لہ الرسالة القشیریۃ
۲۱ ص	" "	ذکر ابو عثمان سعید بن اسماعیل الحیر	" "
۲۱ ص	" "	" "	" "
۱۸ ص	" "	ذکر ابو الحسین احمد بن الحواری	" "



حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

من لم یزک افعاله واحواله فی کل وقت جو ہر وقت اپنے تمام کام احوال کو قرآن و حدیث  
بالکتاب والسنة ولم یتھم خواطر فلا تعد فی دیوان الرجال یہ  
راوی کم ززن لاف مردی مزین

قول ۲۰: حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کے اصحاب اور حضرت سید الطائفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:  
من رأیته یدعی مع اللہ حالۃ تخرجه توجہ دیکھے کہ اللہ عز و جل کے ساتھ ایسے حال  
عن حد العلم الشرعی فلا تقرب منه یہ کا ادا کرتا ہے جو اسے علم شریعت کی حد سے  
باہر کرے اس کے پاس نہ پھٹک۔

قول ۲۱: حضرت سیدی ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید الطائفة  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:  
من الزم نفسه آداب الشریعة نور اللہ جو اپنے اوپر آداب شریعت لازم کرے  
تعالیٰ قلبہ بنور المعرفة ولا مقام اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور معرفت سے  
اشرف من مقام متابعۃ الحبیب ﷺ روشن کر دے گا اور کوئی مقام اس سے بڑھ کر  
تعالیٰ علیہ وسلم فی اوامرہ و معظم نہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
افعالہ و اخلاقہ یہ احکام، افعال، عادات سب میں حضور کی پیروی  
کی جائے۔

قول ۲۲: حضرت سیدنا مشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرجع سلسلہ حقیقیہ بہشتیہ

۱۸ ص مصطفیٰ البابی مصر ذکر ابو حفص عمر الحداد

۲۱ ص " ذکر ابوالحسین احمد نوری " ۲۵ ص " ذکر ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی "

فرماتے ہیں :

ادب المرید حفظ آداب الشریع علی نفسه  
مرید کا ادب یہ ہے کہ آداب شریع کی اپنے نفس پر  
محافظت کرے۔

قول ۲۳ : حضرت سیدنا سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

التصوف اسم لثلاث معان ۱ هو الذی  
لا یطغی نور معرفتہ نور ورعہ ولا یتکلم  
بباطن فی علم ینقضہ ظاہر الکتب او  
السنة ولا تحملہ الکرامات علی ہتک  
استار محارم اللہ تعالیٰ

تصوف تین وصفوں کا نام ہے ، ایک یہ کہ اس کا  
نور معرفت اس کے نور ورع کو نہ کھلے ، دوسرے  
یہ کہ باطن سے کسی ایسے علم میں بات نہ کرے کہ  
ظاہر قرآن یا ظاہر سنت کے خلاف ہو ، تیسرے  
یہ کہ کرامتیں اسے ان چیزوں کی پردہ دری پر  
نہ لائیں جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائیں۔

قول ۲۴ : حضرت سید الطائفة جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدی ابوسلیمان  
دارانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

سما یقع فی قلبی النکتۃ من نکت القوم  
ایما فلا اقبل منه الا بشاہدین عدلین  
الکتاب والسنة

بارہا میرے دل میں تصوف کا کوئی نکتہ مدتوں آتا  
ہے جب تک قرآن و حدیث دو گواہ عادل اس  
کی تصدیق نہیں کرتے میں قبول نہیں کرتا۔

دوسری روایت میں ہے فرمایا :

سما ینکث الحقیقة فی قلبی اربعین یوما  
فلا آذن لہا ان تدخل فی قلبی الا بشاہدین  
من الکتاب والسنة

بارہا کوئی نکتہ حقیقت میرے دل میں چالیس چالیس  
دن کھٹکتا رہتا ہے جب تک کتاب و سنت  
کے دو گواہ اس کے ساتھ نہ ہوں میں اپنے دل میں  
داخل ہونے کا اسے اذن نہیں دیتا۔

۲۷ ص	مصفی البابی مصر	ذکر مشاد الدینوری	۱۰ الرسالة القشیریۃ
۱۱ ص	" " "	ذکر ابوالحسن عن سری بن المغلس سقطی	" " ۱۱
۱۵ ص	" " "	ذکر ابوسلیمان عبدالرحمن بن عطیہ الدارانی	" " ۱۲
	" " "	" " " " " " " " " " " "	" " ۱۳
		انتشار کتابغوثی محوی تہران ایران ص ۱۴	۱۴ نفحات الانس



**قول ۲۵:** حضرت عالی منزلت امام طریقت سیدنا ابو علی رودباری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ  
اجلہ خلفائے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں حضرت عارف باللہ  
سیدنا استاذ ابو القاسم شیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مشائخ میں ان کے برابر علم طریقت  
کسی کو نہ تھا، اس جناب گردوں قباب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سننا ہے اور کہتا  
ہے یہ میرے لئے حلال ہیں اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ احوال کے اختلاف کا  
مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا، فرمایا:

نعم قد وصل ولكن الى سقر  
ہاں پہنچا تو ضرور ہے مگر جہنم تک۔ والعیاذ  
باللہ تعالیٰ۔

**قول ۲۶:** حضرت سیدی ابو عبد اللہ محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:  
التصوف تصفية القلوب وذكر اوصاف الى  
ان قال واتباع النبي صلى الله تعالى  
عليه وسلم في الشريعة  
تصوف اخص کا نام ہے کہ دل صاف کیا جائے  
اور شریعت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی پیروی ہو۔

**قول ۲۷:** امام اجل عارف باللہ ابو جعفر محمد براہیم بخاری کلابازی قدس سرہ نے کتاب التعرف  
لمذہب التصوف جس کی شان میں اولیاء نے فرمایا لولا التعرف لما عرف التصوف (کتاب  
تعرف نہ ہوتی تو تصوف نہ پہچانا جاتا) تصوف کی ایسی ہی تعریف حضرت سید الطائفہ جنید  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی کہ تصوف ان ان اوصاف کا نام ہے۔ ان میں ختم اس پر فرمایا کہ:  
واتباع الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم  
في الشريعة  
شریعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا اتباع۔

**قول ۲۸:** حضرت سیدی ابو القاسم نصر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت سیدنا ابو بکر شبلی و حضرت  
سیدنا ابو علی رودباری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجلہ اصحاب سے ہیں فرماتے ہیں:  
التصوف ملازمة الكتاب  
تصوف کی جڑ یہ ہے کہ کتاب و سنت کو لازم

قول ۲۹: حضرت سید جعفر بن محمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید و خلیفہ حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

لا اعرف شیئا افضل من العلم باللہ و  
 باحکامہ فان الاعمال لا تزکوا الا بالعلم  
 ومن لا علم عنده فلیس له عمل وبالعلم  
 عرف اللہ و اطیع و لا یکره العلم الا منقوص  
 میں کوئی چیز معرفت الہی و علم احکام الہی سے  
 بہتر نہیں جانتا، اعمال بے علم کے پاک نہیں  
 ہوتے۔ بے علم کے سب عمل برباد ہیں، علم  
 ہی سے اللہ کی معرفت و معرفت اطاعت ہوئی،  
 علم کو وہ ہی ناپسند رکھے گا جو کم نجت ہو۔

قول ۳۰: حضرت سید داؤد کبیر بن ماخلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ولی اللہ و عالم جلیل حضرت سید محمد وفا شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرومرشد ہیں فرماتے ہیں،

قلوب علماء الظاہر و سائط بین عالم  
 الصفاء و مظاہر الاکدار رحمة بالعامۃ  
 الذین لم یصلوا الی ادراک المہانی  
 الغیبیۃ و الادراکات الحقیقۃ۔  
 علماء ظاہر کے دل عالم صفا و منظر تکدر کے اندر  
 واسطہ میں ان عام خلایق پر رحمت کے لئے کہ معانی  
 غیب و علم حقیقت تک جن کی رسائی  
 نہ ہو۔

یہ صراحتہً وراثت نبوت کی شان ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لئے بھیجے جاتے ہیں  
 کہ خالق و خلق میں واسطہ ہوں، ان خلایق پر رحمت کے لئے کہ بارگاہ غیب و حقیقت تک جن کی  
 رسائی نہیں۔

قول ۳۱: حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرور  
 سلسلہ علیہ سہروردیہ اپنی کتاب مستطاب میں فرماتے ہیں،

قوم من المغتوبین لبسوا البسة الصوفیۃ  
 لیتسبوا بہا المصوفیۃ و ما ہم  
 من الصوفیۃ بشئ بل ہم فی غرور  
 یعنی کچھ فتنہ کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس  
 پہن لیا ہے کہ صوفی کہلائیں حالانکہ ان کو صوفیہ  
 سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ غرور غلط میں ہیں جکتے

۱۲۳/ مصطفیٰ البانی مصر

۱۱۸-۱۹/ " " " ذکر سید جعفر بن محمد خواص

۱۹۰/ " " " ترجمہ ۲۸۹



غلط یزعمون ان ضماؤہم خلصت الی اللہ تعالیٰ ویقولون هذا هو الظفر بالمسرد و الارتسام بمس اسم الشریعة مرتبة العوام وهذا هو عین الاتحاد والزندقة والابعاد فکل حقيقة زدتها الشریعة فہی زندقۃ کہ ان کے دل خالص خدا کی طرف ہو گئے ہیں اور یہی مراد کو پہنچ جانا ہے اور رسوم شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے، ان کا یہ خالص الحاد و زندقہ اللہ کی بارگاہ سے دور کیا جانا ہے اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت رد فرمائے وہ حقیقت نہیں بے دینی ہے۔

پھر جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو چوری اور زنا کرے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے۔

**قول ۳۲:** نیز حضرت شیخ الشیوخ سہروردی رضی اللہ عنہ کتاب مستطاب اعلام الہدی و عقیدہ ارباب التقی میں عقیدہ کرامات اولیاء بیان کر کے فرماتے ہیں،  
ومن ظہر له وعلی یدہ من المخترقات وهو علی غیر الالتزام باحكام الشریعة نعتقد انه من ندیق وان الذی ظہر له مکر واستدراج یتلے  
ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر خوارق عادات ظاہر ہوں اور وہ احکام شریعت کا پورا پابند نہ ہو وہ شخص نذیقی ہے اور وہ خوارق کہ اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں مکر و استدراج ہیں۔

**قول ۳۳:** حضرت سیدنا امام حجتہ الاسلام محمد محمد عزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں،  
فرقة ادعت المعرفة والوصول ولا يعرف احدہم هذه الامور الا بالاسامی ویظن ان ذلك اعلى من علم الاولین والآخرین فی نظر الی الفقہاء والمفسرین والمحدثین بعین الازدأر و المستحقر بذلک جمیع العباد والعلماء ویدعی  
مختصر ایک گروہ معرفت و وصول کا دعویٰ رکھتا ہے حالانکہ معرفت و وصول کا نام ہی نام جانتا ہے، اور گمان کرنا کہ یہ سب اگلے پھلوں کے علم سے اعلیٰ ہے تو وہ فقیہوں مفسروں محدثوں سب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں اور علماء کو حقیر جانتا ہے اپنے

لنفسه انه الواصل الى الحق وهو عند  
الله من الفجار والمنافقين (مخلصاً)  
قول ۳۴: حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین محمد بن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ میں  
فرماتے ہیں،

ایک ان تومی میزان الشرع من یدک  
فی العلم الرسمى بل بادر الى العمل بكل  
ما حکم به وان فهمت منه خلاف  
ما یفهمه الناس مما یجول ببتک و بین  
امضاء ظاهراً الحکم به فلا تعول علیه  
فانه مکر الہی بصورت علم الہی من  
حیث لا تشعری

خبردار علم ظاہر میں جو شرع کی میزان ہے اسے  
ہاتھ سے نہ پھینکنا بلکہ جو کچھ اس کا حکم ہے فوراً  
اس پر عمل کر، اور اگر عام علماء کے خلاف تیرا  
سمجھ میں اس سے کوئی ایسی چیز آئے جو ظاہر  
شرع کا حکم نافذ کرنے سے تجھے روکنا چاہے  
تو اس پر اعتماد نہ کرنا وہ علم الہی کی صورت میں  
ایک مکر ہے جس کی تجھے خبر نہیں۔

قول ۳۵: نیز حضرت سیدی محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات میں فرماتے ہیں،  
یقین جان کر میزان شرع جو اللہ عز و جل نے  
زمین میں مقرر فرماتی ہے وہ یہی ہے جو علماء  
شرعیہ کے ہاتھ میں ہے تو جب کبھی کوئی ولی  
اس میزان شرع سے باہر نکلے اور اس کی عقل  
کہ مدار احکام شرعیہ ہے باقی ہو تو اس پر انکار  
واجب ہے۔

اعلم ان میزان الشرع الموضوعة فی  
الارض ہی ما بایدی العلماء من الشریعة  
فہما خرج ولی عن میزان الشرع  
المذکور مع وجود عقل التکلیف وجب  
الانکار علیہ

قول ۳۶: نیز حضرت بحر الحقائق مدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،  
یقین جان کہ اولیاء مرشدین رضی اللہ تعالیٰ  
عنہم کی میزانیں کبھی شرعیہ سے خطا نہیں

اعلم ان مواعین الالیاء المکملین  
لا تخطی الشریعة ابداً فہم



محفوظون من مخالفة الشريعة! ﴿۱﴾ کرتیں وہ مخالف شرع سے محفوظ ہیں۔

قول ۳۷: نیز حضرت خاتم الولاية المحمديہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم ان عين الشريعة هي عين الحقيقة  
اذا الشريعة لها دائرتان عليا وسفلى  
فالعلياء اهل الكشف والسفلى اهل  
الفكر فلما فتش اهل الفكر على ما قال  
اهل الكشف فلم يجدوا في دائرته فكرهم  
قالوا هذا خارج عن الشريعة فاهل  
الفكر يتكرونها على اهل الكشف واهل الكشف  
لا يتكرونها على اهل الفكر من كان ذا كشف  
وفكر فهو حكيم الزمان فكما ان علوم  
الفكر احاد طهر في الشريعة فكذلك علوم  
اهل الكشف فهم متلائمون ولكن لما كان  
الجامع بين الطرفين عزيزا فرق اهل  
الظاهر بينهما۔

يقين جان کہ شریعت ہی کا چشمہ حقیقت کا چشمہ ہے  
اس لئے کہ شریعت کے دو دائرے ہیں ایک اہل  
اور ایک نیچے، اور کا دائرہ اہل کشف کئے ہے  
اور نیچے کا اہل فکر کے لئے۔ اہل فکر جب اہل کشف  
کے اقوال کو تلاش کرتے اور اپنے دائرہ فکر  
میں نہیں پاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ قول شریعت  
سے باہر ہے، تو اہل فکر اہل کشف پر معترض ہوتے  
ہیں مگر اہل کشف اہل فکر پر انکار نہیں رکھتے، جو  
کشف و فکر دونوں رکھتا ہے وہ اپنے وقت کا  
حکیم ہے، پس جس طرح علوم فکر شریعت کا ایک  
حصہ ہیں یونہی علوم اہل کشف بھی، تو وہ دونوں ایک  
دوسرے کو لازم ہیں اور جبکہ دونوں کناروں کا جامع  
نادر ہے لہذا ظاہر بینوں نے شریعت و حقیقت کو  
جدا سمجھا۔

سبحان اللہ! اہل ظاہر اگر علوم حقیقت کو نہ سمجھیں غدر رکھتے ہیں کہ شریعت کے دائرے زیریں میں  
ہیں مدعی ولایت جو علم ظاہر سے منکر ہو معلوم ہوا قطعاً جھوٹا کذاب فریبی ہے کہ اگر دائرہ بالا تک پہنچتا  
تو دائرہ زیریں سے جاہل نہ ہوتا، جو والے اگر شاخ تراشیں اصل درخت قائم رہے، مگر بلند شاخ  
تک پہنچنے والے بڑے کاٹیں تو ان کی ہڈی پسلی کی خیر نہیں۔ اس عبارت شریقیہ سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اہل ظاہر  
اگر شریعت و حقیقت کو جدا سمجھیں ان کی غلطی مگر وہ اپنے علم میں کاذب نہیں اور مدعی تصوف اگر انھیں جدا  
بتائے تو قطعاً دروغ باف و لاف زن ہے۔

**قول ۳۸:** نیز حضرت لسان القوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

لا يتعدى كشف الولي في العلوم الالهية فوق ما يعطيه كتاب نبیه و وحیه قال الجنید فی هذا المقام علنا هذا مقید بالكتاب و السنة و قال الآخر كل فتح لا يشهد له الكتاب و السنة فليس بشئ فلا يفتح لولي قط الا فی الفهم فی الكتاب العزیز فلهذا قال تعالیٰ ما فرطنا فی الكتاب من شیء و قال سبحانه فی الواح موسیٰ و كتبنا له فی الالواح من كل شیء الاية فلا تخرج علم الولی جملة واحدة عن الكتاب و السنة فان خرج احد عن ذلك فليس بعلم ولا علم ولاية معابلی اذا حققته وجدته جهلا۔

علوم النبیہ میں ولی کا کشف اس علم سے تجاوز نہیں کر سکتا جو اس کے نبی کی وحی و کتاب عطا فرما رہی ہے اس مقام میں جنید نے فرمایا ہمارا یہ علم کتاب و سنت کا مقید ہے، اور ایک عارف نے فرمایا جس کشف کی شہادت کتاب و سنت نہ دیں وہ محض لاشیء ہے تو ہرگز ولی کے لئے کچھ کشف نہیں ہوتا مگر قرآن عظیم کے فہم میں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا کر رکھا اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تختیوں کو فرماتا ہے ہم نے اس کے لئے الواح میں ہر چیز سے کچھ بیان کر دیا، تو سب بات کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کا علم کتاب و سنت ہے، باہر نہ جائے گا۔

**قول ۳۹:** نیز حضرت عین الکاشفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

اعلم ايديك الله ان الكرامة من الحق من اسمه البر فلا تكون الا للابرار دهي حسيه ومعنوية، فالعامة ما تعرف الا الحسية مثل الكلام على الخاطر والاعخبار المغيبات الماضية و الكائنة و الآتية و المشى على السماء و اختراق الهواء و طي الارض و الاحتجاب

یقین جان اللہ تیری مدد کرے کہ کرامت حق سبحانہ کے نام پر یعنی محسن کی بارگاہ سے آتی ہے تو اسے صرف ابراہیم کو کارہی پاتے ہیں اور وہ دو قسم ہے، محسوس ظاہری و معقول معنوی۔ عوام صرف کرامات محسوسہ کو جانتے ہیں جیسے کسی کو دل کی بات بتا دینا، گزشتہ و موجودہ و آئندہ غیبوں کی خبر دینا، پانی پر چلنا، ہوا پر اڑنا، صد ہا منزل زمین ایک قدم میں طے کرنا، آنکھوں سے



عن الابصار والمعنوية لا يعرفها الا الخواص  
وهي ان تحفظ عليه اداب الشريعة و  
يوفق لالتيان مكامم الاخلاق واجتباب سفسافها  
والمحافظة على اداء الواجبات مطلقا في  
اوقاتها فهذه كرامات لا يدخلها مكرو  
لاستدراج وانكرامات التي ذكرنا ان العامة  
تعرفها فكلاهما يمكن ان يدخلها المكرو  
الخفي ثم لا بد ان تكون نتيجة عن  
استقامة او نتيج استقامة والا فليست  
بكرامة والمعنوية لا يدخلها شيء مما  
ذكرنا فان العلم يصحبها وقوة العلم وشرفه تعطيك  
ان المكرو لا يدخلها فان الحدود الشرعية لا تنصب  
جبالا للمكرو الا لله فانها عين الطريق  
الواضحة الى نيل السعادة لان العلم هو  
المطلوب وبه تقع المنفعة ولولم يعمل  
به فانه لا يستوي الذين يعلمون والذين  
لا يعلمون فالعلماء هم الامنون من التلبس باهتقار

چھپ جانا کہ سامنے موجود ہوں اور کسی کو نظر  
نہ آئیں اور کرامات معنویہ کو صرف خواص پہچانتے  
ہیں وہ یہ ہیں کہ اپنے نفس پر آداب شرعیہ کی  
حفاظت رکھے، عمدہ خصلتیں حاصل کرنے اور  
بُری عادتوں سے بچنے کی توفیق دیا جائے تمام  
واجبات ٹھیک ادا کرنے پر التزام رکھے، ان  
کرامتوں میں مکرو استدراج کو دخل نہیں اور کرامتیں  
جنہیں عوام پہچانتے ہیں ان سب میں مکرو نہاں کی  
مداخلت ہو سکتی ہے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ  
ظاہری کرامتیں استقامت کا نتیجہ ہوں یا خود  
استقامت پیدا کریں ورنہ کرامت نہ ہوگی اور  
کرامت معنویہ میں مکرو استدراج کی مداخلت  
نہیں اس لئے کہ علم ان کے ساتھ ہے علم کا  
شرف خود ہی تجھے بتائے گا کہ اُن میں مکرو کا دخل  
نہیں اس لئے کہ شریعت کی حدیں کسی کے لئے مکرو  
کا پھندا قائم نہیں کرتیں اس وجہ سے کہ شریعت  
سعادت پانے کا عین صاف و روشن راستہ ہے  
علم ہی مقصود ہے اور اسی نے نفع پہنچانا ہے اگرچہ اس پر عمل نہ ہو کہ مطلقاً ارشاد ہوا ہے کہ عالم و  
بے علم برابر نہیں تو علماء ہی مکرو اشتباہ سے امان میں ہیں دلس۔

قول ۴۰: حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اقطاب اربعہ سے ہیں یعنی اُن چار  
میں جو تمام اقطاب میں اعلیٰ و ممتاز گئے جاتے ہیں، اول حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ،  
دوم سید احمد رفاہی، سوم حضرت سید احمد کبیر بدوی، چہارم حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہم ولفضا ببرکاتہم فی الدنیا والآخرة فرماتے ہیں:

الشريعة هي الشجرة والحقيقة هي الشوكة۔ شریعت درخت ہے اور حقیقت پھل ہے۔  
 درخت و ثمر کی نسبت بھی وہی بتا رہی ہے کہ درخت قائم ہے تو اصل موجود ہے، مگر جو اصل  
 کاٹ بیٹھا وہ نرا محروم و مردود ہے، پھر اس مثال کی بھی وہی حالت ہے جو ہم منبع و بحر میں بیان  
 کر آئے، درخت کٹ جائے تو آئندہ پھل کی امید نہ رہی مگر جو پھل آپکے ہیں یہاں درخت کٹے ہی گئے ہوئے  
 پھل بھی فنا ہو جاتے ہیں اور فنا ہوتے ہی پھر بس نہیں بلکہ انسان کا دشمن ابلیس لعین غلیظ اور گوبر کے  
 پھل جادو سے بنا کر اس کے منہ میں دیتا ہے اور یہ اپنی حالت سے انھیں ثمر حقیقت جان کر خوش خوش  
 نکلتا ہے جب آنکھ بند ہوگئی اس وقت کھلے گا کہ منہ میں کیا بھرا تھا والعیاذ باللہ تعالیٰ ان درختوں میں  
 قریب تر مثال پان اور اس کی بیل کی سٹے خوشبو، خوش رنگ، خوش ذائقہ، مفرح، مقوی دل و دماغ،  
 مصفی خون، مطیب نکتہ و جہ نثر خودی باعث زینت، اور پھر عجیب خاصہ یہ کہ بیل سٹو کے تو اس کے پان  
 جہاں جہاں ہوں معاً سٹو کھ جائیں گے، یہ ایک ادنیٰ مثال شریعت و حقیقت یا اس جاہل کے طور پر  
 شریعت و طریقت کی ہے۔

قول ۴۱: عارف باللہ حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر و مرشد امام عبدالوہاب  
 شمرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

علم الکشف اخبار بالامور علی ما ہی علیہ فی  
 نفسہا و هذا اذا حققته وجدته لا ینخلف  
 الشریعة فی شیء بل هو الشریعة بعینہا  
 یعنی علم کشف یہ ہے کہ اشیاء جس طرح واقع  
 و حقیقت میں ہیں اسی طرح ان سے خبر دے لے  
 اگر تو تحقیق کرے تو اصلاً کسی بات میں شریعت  
 کے خلاف نہ پایا گیا بلکہ وہ عین شریعت ہے۔

قول ۴۲: نیز ولی ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جمیم مصابیح علماء الظاہر والباطن  
 قد اتفدت من نور الشریعة فما  
 من قول من اقوال المجتہدین ومقلدیم  
 الا وهو مؤید باقوال اهل الحقیقة  
 علمائے ظاہر ہوں خواہ علمائے باطن سب کے  
 چراغ شریعت ہی کے نور سے روشن ہیں، تو  
 ائمہ مجتہدین اور ان کے مقلدین کسی کا کوئی قول ایسا  
 نہیں کہ اہل حقیقت کے اقوال اس کی تائید





فاخذ به فضل فاضل فمن هنا اوجبوا  
 على المكاشفة انه يعرض ما اخذ من  
 العلم من طريق كشفه على الكتاب و  
 السنة قبل العمل به فان وافق فذاك  
 والاحرام عليه العمل به -

اوروں کو بھی گمراہ کرے اسی لئے ائمہ اولیائے کشف والے پر واجب کیا ہے کہ جو علم بذریعہ کشف  
 حاصل ہوا اس پر عمل کرنے سے پہلے اسے کتاب و سنت پر عرض کرے اگر موافق ہو تو بہتر ورنہ اس  
 پر عمل حرام ہے۔

نابیناؤ! تم نے شریعت کی حاجت دیکھی شریعت کا دامن نہ تھا مگر تو شیطان کچے دھاگے  
 کی لگام دے کر تمہیں گمائے پھرے، جب تو حدیث نے فرمایا:  
 "عابد بے فقہ چکی کا گدھا"۔

قول ۴۶: نیز امام مدوح قدس سرہ فرماتے ہیں:  
 لا تلحق نهاية الولاية بداية النبوة  
 ابدا ولوان وليا تقدم الى العين  
 التي ياخذ منها الانبياء عليهم الصلوة  
 والسلام لا حرق وغاية امر الاولياء  
 انهم يتعبدون بشريعة محمد صلى الله  
 تعالى عليه وسلم قبل الفتح  
 عليهم وبعده ومتى ما خرجوا  
 عن شريعة محمد صلى الله تعالى عليه  
 وسلم هلكوا وانقطع عنهم الامداد  
 فلا يمكنهم ان يستقلوا بالاخذ عن الله تعالى

کبھی ولایت کی نہایت نبوت کی ابتداء تک  
 نہیں پہنچ سکتی اور اگر کوئی ولی اس چشمہ تک  
 بڑھے جس سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فیض  
 لیتے ہیں، تو وہ ولی جل جائے، اولیاء کی نہایت  
 کا یہ ہے کہ شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم پر عبادت بجالاتے ہیں خواہ کشف حاصل  
 ہوا ہو یا نہیں اور جب کبھی شریعت محمد صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم سے نکلیں گے ہلاک ہو جائیں گے اور  
 ان کی مدد قطع ہو جائے گی تو انہیں کبھی ممکن نہیں  
 کہ اللہ عز و جل سے خود بالاستقلال لے سکیں اور



ابداً وقد تقدم ان جميع الانبياء والاولياء  
مستمدون من محمد صلى الله تعالى  
عليه وسلم

ہم اوپر بیان کر آئے کہ تمام انبیاء و اولیاء  
علیہم الصلوٰۃ والسلام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم سے مدد لیتے ہیں۔

قول ۴۷: نیز ولی مصوف قدس سرہ فرماتے ہیں:

التصوف انما هو نبذة عمل العبد  
باحكام الشريعة

تصوف کیا ہے بس احکام شریعت پر بندہ  
کے عمل کا خلاصہ ہے۔

قول ۴۸: پھر فرمایا:

علم التصوف تفرع من عين الشريعة

علم تصوف چشمہ شریعت سے نکلی ہوئی جھل ہے۔

قول ۴۹: پھر فرمایا:

من دقق النظر علم انه لا يخرج شئ  
من علوم اهل الله تعالى عن الشريعة  
وكيف تخرج علومهم عن الشريعة  
الشريعة هي وصلتهم الى الله عز وجل  
في كل لحظة

جو نظر غور کرے جان لے گا کہ علوم اولیاء سے  
کوئی چیز شریعت سے باہر نہیں اور کیونکر انکے  
علم شریعت سے باہر ہوں حالانکہ ہر ہر لحظہ  
شریعت ہی ان کے وصول بخندہ کا ذریعہ  
ہے۔

قول ۵۰: پھر فرمایا:

قد اجمع القوم على انه لا يصلح للتصور  
في طرق الله عز وجل الا من تبحر في علم  
الشريعة وعلم منطوقها ومفهومها  
وخاصها وعامها وناسخها ومنسوخها  
وتبحر في لغة العرب حتى عرف مجازاتها

تمام اولیائے کرام کا اجماع ہے کہ طریقت میں  
صدر بننے کا لائق نہیں مگر وہ جو علم شریعت کا  
دریا ہو اس کے منطوق مفہوم خاص عام ناسخ  
منسوخ سے آگاہ ہو زبان عرب کا کمال ماہر  
ہو یہاں تک کہ اس کے مجاز اور استعارے وغیرہ

۱/۲	مصطفیٰ البابی مصر	المبحث الثاني والاربعون	لے الیواقیت والجزائر
۲/۱	"	مقدمة الكتاب	لے الطبقات الکبریٰ للشمس انی
۲/۱	"	"	لے " " " "
۲/۱	"	"	لے " " " "





**قول ۵۳:** نیز عارف ممدوح قدس سرہ تعظیم شریعت مطہرہ کے بارے میں حضرات عالیہ سید الطائفہ دوسری سقنی والوزید بسطامی والوسلمان دارانی وذوالنون مصری وبشر حافی والوسعید خراز وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال کو یہ ذکر کر کے فرماتے ہیں،

انظر ايها العاقل الطالب لاحق ان هؤلاء  
عظماء مشايخ الطريقة وكبراء اسمايين  
الحقيقة كلهم يعظمون الشريعة المحمدية و  
كيف وهم ما وصلوا الا بذلك التعظيم و  
السلوك على هذا المسلك المستقيم ولم ينقل  
عن احد منهم ولا عن غيرهم من السادة  
الصوفية الكاملين انه احتقر شيئا من احكام  
الشريعة المطهرة ولا امتنع من قبوله بل  
كلهم مسلمون له ويبنون علومهم الباطنية  
على السيرة الاحمدية فلا يغرنك طامات  
لجھال المتنسكين الفاسدين المفسدين  
الضالين المضلين الزالغين عن الشرع  
القيوم الى صراط الجحيم خارجين عن  
مناهج علماء الشريعة المحمدية  
عارقين عن مسالك مشايخ الطريقة  
لاعرضهم عن التاديب باذاب الشريعة  
وتركهم الدخول في حصونها  
المنيعه فهم كافرون بانكارها  
مدعون الاستنارة بانوارها  
ومشايخ الطريقة قائمون  
بالاداب الشريعة معتقدون  
تعظيم احكام الله تعالى ولهذا

يعني اے عاقل، اے حق کے طالب! دیکھ کہ یہ  
علمائے مشائخ طریقت یہ کہنے ارباب حقیقت سب  
کے سب شریعت مطہرہ کی تعظیم کر رہے اور کیوں  
نہ کریں کہ وہ اصل نہ ہوئے مگر اسی تعظیم اقدس  
سیدھی راہ شریعت پر چلنے کے سبب یا ان سے  
یا ان کے سوا اور سرداران اولیائے کاملین کسی ایک  
سے بھی منقول نہیں کہ اس نے شریعت مطہرہ کے  
کسی حکم کی تحقیر کی یا اس کے قبول سے باز رہا ہو  
بلکہ وہ سب اس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں  
اور اپنے باطنی علوم کی سیرت محمدی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم پر بنا کرتے ہیں، تو تجھے زہار دھوکا میں  
نہ ڈالیں حد سے گزری ہوئی باتیں ان جاہلوں کی  
کہ سالک بننے میں خود بگڑے اور ان کو بگاڑتے  
ہیں، آپ گمراہ اور ان کو گمراہ کرتے ہیں، شرع مستقیم  
سے کج ہو کر جہنم کی راہ چلتے ہیں، علمائے شریعت  
کی راہ سے باہر مشائخ طریقت کے مسلک سے  
خارج اس لئے کہ آداب شریعت اختیار کرنے سے  
روگردانی کئے اور اس کے مستحکم قلعوں میں پناہ  
لینے کو چھوڑے بیٹھے ہیں تو وہ انکار شریعت  
کے سبب کافر ہیں اور دعویٰ یہ کہ اس کے انوار  
سے روشن ہیں مشائخ طریقت تو آداب شریعت  
پر قائم ہیں احکام الہی کی تعظیم کے معتقد ہیں اسی لئے

اتحققہم اللہ تعالیٰ بالکمالات القدسیۃ  
وهؤلاء المغرورون بالفشار اللابسون  
حلة العاصم الذین ہم مسلمون فی  
الظاهر واذا حققتمہم فہم کفار لم یزالوا  
معتکفین علی اصنام الاوهام مفتونین  
بما یلقى لہم الشیطان من الوسوس  
فی الافہام فالویل لہم ولمن تبعہم اذ  
حسن امرہم فہم قطع طریق اللہ  
تعالیٰ اھ ملتقطا۔

اللہ تعالیٰ نے انھیں کمالات اقدس کا تحفہ دیا اور  
یہ اپنی خرافات پر مغرور یہ عار کا لباس پہنے ہوئے  
کہ ظاہر میں مسلمان اور حقیقت میں کافر ہیں یہ  
ہمیشہ اپنے اوہام کے بتوں کے آگے آسن  
مارے بیٹھے ہیں، شیطان جو دوسو سے ان کے  
افکار میں ڈالتا ہے انھیں پر مغرور ہوئے ہیں تو  
خرابی پوری خرابی ان کے لئے اور اس کے لئے  
اور ان کے لئے جو ان کا پیرو ہو یا ان کے کام  
کو اچھا جانے اس لئے کہ وہ راہ خدا کے راہزن  
ہیں اھ ملتقطا۔

**قول ۵۴:** حضرت قطب ربانی محبوب یزدانی مخدوم اشرف جہانگیر حشتی سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سردار سلسلہ حشتیہ اشرفیہ فرماتے ہیں:

خارق عادت اگر از ولی موصوف باوصاف ولایت  
ظاہر ہو کہ راست گویند و اگر از مخالف شریعت  
صادر شود استدر راج حفظنا اللہ وایاکم بئہ  
اگر اوصاف ولایت والے ولی سے خارق عادت  
ظاہر ہو تو وہ راست ہے اور اگر مخالف شریعت  
سے صادر ہو تو استدر راج ہے، اللہ تعالیٰ  
ہیں اور آپ کو محفوظ فرمائے۔ (د)

**قول ۵۵:** حضرت سیدی ابوالکلام رکن الدین خلیفہ حضرت سیدی نور الدین عبدالرحمن اسفہانی  
خلیفہ وقت حضرت سیدی جمال الدین احمد جو زرقانی خلیفہ سیدی رضی الدین لالا خلیفہ حضرت سیدی  
نجم الدین کبریٰ سردار سلسلہ کبرویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے شیخ و مرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت فرماتے ہیں،

ولی تا شریعت را بکمال نگیر و قدم در ولایت  
نتوان نہاد بلکہ اگر انکار کند کافر گردد و بئہ  
ولی جب تک شریعت کو مکمل طور پر نہ اپنائے ولایت  
میں قدم نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر اس کا انکار کرے تو کافر ہے۔ (ت)

لہ الحدیقة النذیة شرح الطریقة المحمدیة الباب الاول الفصل الثانی مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد  
لہ لطائف اشرفیہ لطیفہ پنجم مکتبہ سمنانی کراچی  
لہ نفحات الانس ذکوانی المکارم رکن الدین احمد بن محمد از انتشارات کتاب فروشی تہران ایران ص ۳۳۲  
۱۲۶/۱



**قول ۵۶:** حضرت سیدی شیخ الاسلام احمد نامتی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدی خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا،  
 اول مصلیٰ را بر طاق نہ و برود علم آموز کہ زائد  
 بے علم مسخرہ شیطان است۔  
 پہلے عبادت کا مصلیٰ طاق پر رکھ اور جا کر علم حاصل کر کیونکہ جاہل شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے (ت)

یہ حکایت شریف بہت نفیس و لطیف ہے اس کا خلاصہ عرض کریں کہ اس کلام کریم کا منشاء معلوم ہوا اور حضرت خواجہ مودود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سرور و سردار سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ میں دفع وہیم ہو اور آج کل کے بہت مدعیان ناکار کے لئے کہ مسند ولایت کو ترک پوری جانتے ہیں، باعث ہدایت و عبرت و فہم ہو، حضرت مدوح سلالہ خاندان اولیائے کرام ہیں ان کے آباء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجلہ اکابر محبوبان خدا سرداران شریعت و طریقت و اصحاب علم و کرامت تھے اور ان کے بعد حضرت خواجہ مودود چشتی نے مسند آبائی پر جلوس فرمایا، ہزاروں آدمی مرید ہو گئے مگر صاحبزادہ والا قدر ابھی عالم نہ ہوئے تھے نہ راہ طریقت کسی مرشد کامل کی تعلیم سے چلے تھے غایت اذلی ہی ان کے حال شریف پر متوجہ بھی، حضرت شیخ الاسلام قطب الکرام سیدی احمد نامتی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے تعلیم و تقسیم کے لئے ہر ات بھیجا، یہاں خواص و عام اس جناب کی کرامات عالیہ دیکھ کر مرید و معتقد ہوئے اور تمام اطراف میں ان کا شہرہ ہوا، صاحبزادہ خواجگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ناگوار ہوا، قصد فرمایا کہ حضرت والا کو اس ملک سے باہر کریں، لشکر مریدان لے کر جنبش فرمائی اصحاب حضرت شیخ الاسلام کو اس کی اطلاع ہوئی انھوں نے براہ ادب اسے شیخ الاسلام سے چھپایا مگر حضرت خود ہی خوب جانتے تھے ایک دن جب صبح کا ناشتہ حافر کیا گیا تو ارشاد فرمایا، ایک ساعت صبر کرو کہ کچھ قاصد آتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد قاصدان صاحبزادہ حاضر ہوئے، حضرت والا نے انھیں کھانا کھلایا پھر فرمایا، تم کہو گے یا میں بتاؤں کہ کس نے آئے ہو عرض کی، حضرت فرمائیں۔ فرمایا، خواجہ مودود نے تمھیں بھیجا ہے کہ احمد سے کہو وہ ہماری ولایت میں کیوں آیا سیدھی طرح واپس جاتا ہے تو بجائے ورنہ جس طرح چاہے نکالا جائے گا۔ قاصدوں نے تصدیق کی کہ ہاں حضرت خواجہ نے یہی پیام دے کر ہمیں بھیجا ہے حضرت والا نے فرمایا

کہ ولایت سے یہ دیہات مراد ہیں تو یہ اور ولی کی ملک ہیں نہ کہ خواجہ مودود کی۔ اور اگر ولایت سے یہ لوگ مراد ہیں تو یہ بادشاہ سبخر کی رعیت ہیں، تو یوں بادشاہ شیخ الشیوخ ٹھہرے گا، اور اگر ولایت سے وہ مراد ہے جو میں جانتا ہوں اور جسے ادلیا۔ اللہ جانتے ہیں تو کل ہم انہیں دکھا دیں گے کہ ولایت کا کام کیا اور کیسا ہوتا ہے قاصدوں کو یہ جواب عطا فرمایا اور ادھر ابو عظیم آیا، اور ایک رات دن برسادم بھر کو نہ دم لیا دوسرے دن صبح کو حضرت والا نے فرمایا، گھوڑے کسو کہ خواجہ مودود کی طرف چلیں۔ اصحاب نے عرض کی، ندی چڑھ گئی اب جب تک چند روز بارش موقوف نہ ہو کوئی ملاح کشتی بھی نہیں لے جاسکتا۔ فرمایا: کچھ مشکل نہیں آج ہم ملاحی کریں گے۔ جب سوار ہو کر جنگل میں پہنچے ملاحظہ فرمایا کہ ایک ابو موسیٰ حضرت کے ہمراہ ہے۔ فرمایا، یہ کون لوگ ہیں عرض کی، حضور کے مرید و محب ہیں۔ یہ سن کر کہ ایک جماعت حضور کے مقابلے کو آئی ہے یہ حضور کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ فرمایا: انہیں واپس کر دو تیر و تلوار تو سبخر کا کام ہے ادلیا کے ہتھیار اور ہی ہیں۔ عرض چند خدام کے ساتھ ندی کنارے پہنچے پانی طغیانی پر تھا، فرمایا: آج یہ ٹھہری ہے کہ ہم ملاحی کریں گے۔ معرفت الہی میں کلام فرمانا شروع کیا تمام حاضرین ذوق سے بخود ہو گئے، فرمایا: آنکھیں بند کر لو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر چلو۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا، جس نے آنکھ جلدی کھول دی اسکا جوتا تر ہوا اور جس نے ذرا دیر کر کے کھولی اس کا جوتا بھی خشک رہا، اور سب نے اپنے آپ کو دریا کے اُس پار پایا، قاصدوں نے جو یہ ماجرا دیکھا جلدی کر کے حضرت صاحبزادہ خواجگان کے حضور حاضر ہوئے اور حال عرض کیا کسی کو یقین نہ آیا، صاحبزادہ دو ہزار مرید مسلح کے ساتھ متوجہ ہوئے، اور جیسے حضرت شیخ الاسلام سے نظر دو چار ہوئی صاحبزادہ بے اختیار پیادہ ہوئے اور حضرت والا کے پائے مبارک پر بوسہ دیا، حضرت ان کی پیٹھ ٹھونکنے اور فرماتے تھے، ولایت کا کام دیکھا تم نہیں جانتے مردان خدا کی فوج سلاح سے نہیں جاؤ سوار ہوا بھی بچے ہو تمہیں نہیں معلوم کہ کیا کرتے ہو۔ جب بستی میں آئے حضرت شیخ الاسلام مع اپنے اصحاب کے ایک محلہ میں اترے اور حضرت صاحبزادہ مع مریدان دوسرے محلہ میں، دوسرے دن ان مریدین صاحبزادہ نے کہا ہم آئے تھے شیخ احمد کو اس ملک سے نکالنے اور آج وہ ہمارے ساتھ ایک ہی گاؤں میں مقیم ہیں کوئی فکر عدہ کرنی چاہئے۔ حضرت خواجہ مودود نے فرمایا: میری رائے میں صواب یہ ہے کہ صبح ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اجازت لیں ان کا کام ہمارے بس کا نہیں۔ مریدوں نے کہا، بلکہ رائے صواب یہ ہے کہ کوئی کام پر جاسوس مقرر کریں جب ان کے قیلولہ یعنی دوپہر کو آرام کا وقت آئے اور لوگ ان کے پاس سے چلے جائیں وہ تنہا رہیں اس وقت ہماری ایک جماعت



آپ کے ساتھ ان کے پاس جائے اور سماع شروع کریں اور حالی لائیں اسی حالت میں کوئی حربہ ان پر مار دیں۔ حضرت خواجہ نے فرمایا: ٹھیک نہیں وہ ولی ہیں صاحب کرامات ہیں مگر مریدوں نے نہ مانا، جب دوپہر کو حضرت شیخ الاسلام کے آرام کا وقت آیا خادم نے چاہا کہ بچھونا بچھائے۔ فرمایا: ایک ساعت توقف کرو کچھ آرام ہوگا ایک کام درپیش ہے۔ ناگاہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، خادم نے دروازہ کھولا دیکھا کہ حضرت خواجہ مودود ایک انبوہ کے ساتھ تشریف لائے، سلام کر کے سماع شروع ہوا، ساتھ والے نعرے لگانے لگے، انہوں نے چاہا تھا کہ اپنا ارادہ فاسدہ پورا کریں کہ حضرت شیخ الاسلام نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا ہے سہلا کجائی ہے (اے سہلا! تو کہاں ہے)، سہلا نام ایک صاحب شہر سرخس کے ساکن، صاحب کرامات و عاقل، مجنوں نماتھے، ہمیشہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں رہتے، حضرت کے آواز دیتے ہی وہ فوراً حاضر ہوتے اور ایک نعرہ ان مفسدوں پر لگایا، وہ سب کے سب معاً جوتیاں پگٹیاں چھوڑ کر بھاگ گئے صرف صاحبزادہ خواجگان باقی رہے، نہایت ندامت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور سر پر ہنہ کر کے معافی مانگی اور عرض کی، حضرت کو روشن ہے کہ اس دفعہ یہ میری مرضی نہ تھی، فرمایا: تم سچ کہتے ہو مگر تم ان کے ساتھ کیوں آئے۔ عرض کی: میں نے بُرا کیا حضرت معاف فرمائیں۔ فرمایا: میں نے معاف کیا جاؤ اور ان لوگوں کو واپس لاؤ اور دو خدمت گار مقرر کرو اور تین دن ٹھہراؤ۔ حضرت خواجہ مودود نے ایسا ہی کیا، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام کے پاس آکر گزارش کی، جو حکم ہوا تھا بجا لایا اب کیا فرمان ہے۔ فرمایا: سجدہ طاق پر رکھو اور اول جا کر علم پڑھو کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان ہے۔ خواجہ نے فرمایا: میں نے قبول کیا اور کیا ارشاد ہے۔ فرمایا: جب تحصیل علم سے فارغ ہو اپنا خاندان زندہ کرو، تمہارے باپ دادا اولیاء و صاحب کرامات تھے۔ خواجہ مودود نے عرض کی، خاندان زندہ کرنے کو ارشاد ہوتا ہے تو پہلے تبرکات حضرت والا مجھے مسند پر بٹھادیں۔ فرمایا: آگے آؤ۔ یہ آگے گئے۔ حضرت نے ہاتھ پکڑ کر اپنی مسند مبارک کے کنارے پر بٹھایا اور فرمایا، بشرط علم بشرط علم، تین بار فرمایا، حضرت خواجہ تین روز اور حاضر خدمت رہے فائدے لئے، نوازشیں پائیں، پھر تحصیل علم کے لئے بلخ بخارا تشریف لیگے، چار سال میں ماہر کامل ہوئے، ہر شہر میں حضرت سے کرامات ظاہر ہوئیں، پھر حقیقت کو مراجعت فرمائی، تربیت مریدان میں مشغول ہوئے، اطراف سے طالبانِ خدا حاضر خدمت ہوئے اور حضرت کی برکت انفاس سے دولت معرفت و رتیبہ ولایت کو پہنچے، حضرت خواجہ شریف زندقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نہایت عالی درجہ ولی و عارف و واصل ہیں، اسی جناب کے مرید و تربیت یافتہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم اجمعین۔





شرع میں شستی و کاہلی بھی جائز نہ رکھتے کہ معاذ اللہ احکام شرعیہ کو ہلکا جاننا چستی ہونے کو بندگی شرع سے پروانہ آزادی ماننا والیعاذ باللہ سب العلین سردار سلسلہ علیہ بہشتیہ حضرت سلطان الاولیاء شیخ المشائخ محبوب الہی نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ سننے، فرماتے،

(۱) چند چیزیں چڑی باید تا سماع مباح شود مستمع و مسموع آله سماع، مسموع یعنی گویندہ، مرد تمام باشد، کودک نباشد و عورت نباشد و مستمع اگر کہی شنود از یاد حق خالی نباشد و مسموع انچه بگویند غش و مسخرگی نباشد و آله سماع مزامیر است چون چنگ در باب و مثل آل می باید کہ در میان نباشد این چنین سماع حلال است۔

چند چیزیں پانی جائیں تو سماع حلال ہوگا سنانے والے تمام مرد بالغ ہوں بچے اور عورت نہ ہوں سننے والے اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی نہ ہوں، کلام فحش و مذاق سے خالی ہو اور آلات سماع سسرنگی اور طبلہ وغیرہ نہ ہو تو ایسا سماع حلال ہوگا۔

(ت)

(۲) ایک بار حضرت محبوب الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے عرض کی آج کل بعض خانقاہ دار درویشوں نے مزامیر کے مجمع میں وجد کیا، فرمایا: نیکنہ کہ وہ اند انچه نامشروع ست تا پسندیدہ ست۔

اچانہ کیا جو بات شرع میں ناروا ہے وہ کسی طرح پسندیدہ نہیں۔

(۳) کسی نے عرض کی کہ جب وہ لوگ وہاں سے باہر آئے ان سے کہا گیا کہ تم نے یہ کیا کیا وہاں تو مزامیر تھے تم نے وہاں جا کر کیوں قوالی سنی اور وجد کیا، وہ بولے ہم ایسے مستغرق تھے کہ ہمیں مزامیر کی خبر نہ ہوئی۔ حضرت شیخ المشائخ نظام الحق والدین نے فرمایا،

ایں جواب ہم چیز نے نیست ایں سخن در بہرہ مصیبتا یہ جواب بھی محض مہمل ہے سب گناہوں میں یہی بیاید۔

جیلہ ہو سکتا ہے۔

۵۰۱-۵۰۲	مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد	باب نهم	سیر الاولیاء
۵۳۰	" " " " " "	"	"
۵۳۱	" " " " " "	"	"

دیکھو کیسا قاطع جواب ارشاد ہوا، آدمی شراب پیئے اور کہہ دے کمال استغراق کے سبب ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی۔ زنا کرنے اور کہہ دے ہیں تمیز نہ ہوئی کہ جو دہے یا بیگانہ۔  
(۴) ایک بار کسی نے عرض کی کہ فلاں موضع میں بعض یاروں نے مجمع کیا اور مزامیر وغیرہ یا حرام چیزیں ہیں، حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،

من منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمات در میان نباشد میں نے منع فرمادیا ہے کہ مزامیر و محرمات در میان نہ ہوں، ان لوگوں نے اچھا نہ کیا۔

(۵) حضور کے خلیفہ شیخ محمد بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت محبوبیت منزلت نے اس باب میں نہایت شدت اور سخت تاکید سے ممانعت فرمائی یہاں تک کہ اگر امام نماز پڑھتا ہوا اور جماعت میں کچھ عورتیں بھی ہوں، امام کو سہو واقع ہو، مرد تو سبحان اللہ کہہ کر امام کو مطلع کریں عورت بتانا چاہے تو کیا کرے، سبحان اللہ تو کہے گی نہیں کہ اسے اپنی آواز سنائی نہ چاہے، پھر کیا کرے۔

پشت دست برکت دست زند و کف دست  
برکت دست نہ زند کہ آں بہ لہو می ماند تا این  
غایت از ملاہی امثال آں پرہیز آمدہ است  
پس در سماع طریق اولی کہ ازین بابت نباشد  
بانتہ کی پشت کو ہتھیلی پر مارے، ہتھیلی کو  
ہتھیلی پر نہ مارے کیونکہ تالی لہو میں شمار  
ہوتی ہے، جب یہاں تک کہ آپ لہو والی چیزوں  
سے پرہیز فرماتے تو سماع میں بطریق اولیٰ  
ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو۔ (د)

شیخ مبارک فرماتے ہیں،

یعنی در منع دستک چنیدں احتیاط آمدہ است  
پس در سماع مزامیر بطریق اولیٰ منع است بکہ  
یعنی تالی بجانے میں منع کے لئے یہ احتیاط  
تھی تو سماع میں مزامیر سے منع  
بطریق اولیٰ ہے۔ (د)

سبحان اللہ! جو بندگان خدا تالی کو ناجائز جانیں بندگان نفس ان کے سرستار اور ڈھولک  
کی تہمت باندھیں۔



(۶) حضرت محبوب الہی کے ملفوظاتِ کریمہ فوائد الفواد کہ حضور کے مرید رشید حضرت میر حسن علی سجری قدس سرہ کے جمع کئے ہوئے ہیں اُن میں بھی حضور کا صاف ارشاد مذکور ہے کہ :

مزامیر حرام است۔

(۷) حضور کے خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین زراوی قدس سرہ نے حضور کے زمانہ میں حضور کے حکم سے دربارہ سماع ایک رسالہ عربیہ مستحی بہ کشف القناع عن اصول السماع تالیف فرمایا اس میں فرماتے ہیں :

اما سماع مشایخنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
فیہی عن هذه التهمة وهو مجرد صوت  
القوال مع الاشعار المشعرة من کمال  
صنعة اللہ تعالیٰ۔

یعنی ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
کا سماع اس مزامیر کے بہتان سے پاک ہے  
وہ تو صرف قوال کی آواز ہے ان اشعار کے  
ساتھ جو کمال صنعت الہی کی خبر دیتے ہیں۔

مسلمانو! یہ سچے یا وہ جو اپنی ہوائے نفس کی حمایت کو ان بندگانِ خدا پر مزامیر کی تہمت دھرتے  
ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی مسلمانوں کو توفیق و ہدایت بخشے، آمین!

**قول ۵۸:** حضرت میر سید عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی کہ اجلہ اولیائے خاندانِ عیاشانِ  
چشت سے ہیں اور صرف ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ صفی قدس سرہ الوفی کے مرید ہیں جو صرف  
ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں، حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی  
جہان آبادی قدس سرہ فرماتے ہیں :

شعبے در مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب  
گذاشتم در واقعہ دیدم کہ من و سید  
صبغة اللہ بروجی معاً در مجلس اقدس حضرت  
رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
باریاب شمیم جمعی از صحابہ کرام و اولیائے  
عظام حاضر اند درینہا شخصے ست کہ آنحضرت

میں مدینہ منورہ میں ایک شب بسترِ خواب پر  
لیٹا تھا کہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور  
سید صبغة اللہ بروجی دونوں حضرت رسالت پناہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہیں  
اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت  
بھی موجود ہے انھیں میں ایک صاحب ایسے ہیں

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باولب تبسم شیریں کردہ  
 حرفائے زندہ والتفات تمام باومید ازند چون مجلس  
 آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسار کردم کہ این شخصی  
 کیست کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باادالتفا  
 بایں ترسہ دارند گفت میر عبد الواحد بلگرامی ست  
 وباعث مزید احترام او ایں ست کہ سبع سنابل  
 تصنیف اودر جناب رسالتاب صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم مقبول افتادہ

جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لب شیریں سے  
 تبسم آمیز گفتگو فرما رہے اور ان کی جانب توجہ  
 خاص رکھتے ہیں، جب یہ مجلس برخاست ہوئی  
 تو میں نے سید صبغۃ اللہ صاحب سے دریافت کیا  
 کہ یہ کون صاحب تھے جن کی جانب حضور صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو اس درجہ التفات ہے، انھوں نے  
 فرمایا میر عبد الواحد بلگرامی ہیں، اور اس عزت و کرامت  
 کا باعث یہ ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتاب  
 سبع سنابل شریف بارگاہ نبوی سے شرف قبول پا چکی ہے۔ (ت)

یہی حضرت میر قدس سرہ المنیر اسی کتاب مقبول بارگاہ اقدس سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں،  
 اے صاحب تحقیق علمائے راہ دین کہ ورثہ انبیاء  
 اندسہ طائفہ مستند اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیاء  
 اسے حق کے طلب کرنے والے وہ علماء جو دین کے  
 راستوں پر چلتے ہیں کہ ورثہ انبیاء ہیں ان کے  
 میں گروہ ہیں اول محمدین دوم فقہاء اور سوم صوفیاء۔ (ت)

دیکھو کیسی صریح تصریح ہے کہ علمائے ظاہر و باطن سب وارثان انبیاء کرام ہیں علیہم الصلوٰۃ  
 والسلام والثناء۔

**قول ۵۹:** یہی حضرت میر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سبع سنابل شریف میں فرماتے ہیں،

شریعت محمدی و دین احمدی را ہے ست سلیم و  
 جادہ ایست مستقیم خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم باچندیں ہزار افواج امت از اولیاء و  
 اصفیاء و شہداء و صدیقان بران جادہ رفتہ و  
 آزا از خار و غاشاک شکوک و شبہات پاک رفتہ  
 اعلام و منازل آئی معین و مبین کردہ از ہر قلعے  
 شریعت محمدی و دین احمدی وہ راہ سلیم و جادہ  
 مستقیم ہے جس پر خاتم الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ  
 و التحیۃ اپنی امت کے ہزار با اولیاء و اصفیاء  
 اور صدیقین و شہداء کے جلو میں گامزن رہے اور  
 اسے ہر قسم کے خس و غاشاک اور شکوک و شبہات  
 سے پاک فرمایا، اس کے مقامات و منازل متعین



روشن فرمادیے، قدم قدم پر نشانات ہیں اور منزل منزل  
 بنیات اور رہزنیوں سے حفاظت کے لئے جگہ جگہ  
 رہنمائی کرنیوالے مقرر ہیں اور اولیائے کرام و  
 صوفیائے عظام کے مسلک قدیم کے برخلاف کوئی اور  
 راہ دکھاتا ہے کسی اور طریقے کی طرف بلاتا ہے تو اس  
 کی بات پر کان نہیں دھرنا چاہیے بلکہ حاکمیت و  
 نصرتِ حق کی نیت سے اس کی تردید و تغلیط کو بوجہ  
 فرائض و فتنہ سمجھنا چاہیے اہل بدعت و ضلالت وہی  
 تو ہیں جو ازراہ قریب وہی لباسِ اسلام پہن کر (عوام  
 اہل اسلام میں) آتے اور اپنے عقائد فاسدہ کو  
 پوشیدہ رکھتے ہیں یہی لوگ اعدائے دین و اخوانِ ایشاطین  
 ہیں اور چونکہ علمائے دین و مشائخِ اسلام کے علم کے  
 نور سے انکی گمراہی کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں لامحالہ  
 یہ لوگ علمائے شریعت کو دشمن سمجھنے لگے ہیں، علمائے ربانی کہ آسمانِ اسلام کے روشن ستارے ہیں، عوام کو  
 ان شیاطینِ الانس کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے نورانی انفاس سے شہابِ ثاقب کی مانند  
 ہمیشہ ان دین کے لیروں اور چوروں کو ہر طرف سے ہنکاتے اور ان پر لعنت و رذ کے پتھر مار مار کر  
 دُور دُراتے رہتے ہیں (ت)

اُس جاہل نے کہ علمائے شریعت کو معاذ اللہ شاطین کہا تھا الحمد للہ کہ اولیائے کرام کی زبان درفشِ  
 سے اللہ عزوجل نے ثابت کر دیا کہ یہ جاہل اور اس کے ہم مشرب ہی شیاطین و دشمنانِ دین ہیں اور ہزار ہزار  
 حمد اس کے وجہ کریم کو، یہ کلماتِ عالیات بارگاہِ رسالت میں معرض ہو کر مستقبلِ بھر قبول ہوئے و اللہ الحمد۔  
**قول ۶۰:** یہی سیدِ جلیل عارفِ جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں،

پیری مریدی چند شرائط پر مبنی ہے جن کے بغیر  
 پیری مریدی صحیح نہیں، ان شرائط میں پہلی شرط

نشانے باز دادہ در ہر منزلی نزلے نہادہ و رفعِ قطاع  
 الطریق را بدرقہ ہمت بہر اہی فرستادہ اگر مہو سے  
 جنت سے بطریق دیگر دعوت کند باید کہ قول او مسموع  
 نذرند و اہل بدعت و ضلالت طاقتہ باشند کہ خود را  
 در لباسِ اسلام بہ تبلیس پیدا آند و عقائد فاسدہ  
 خویش در باطن پوشیدہ دارند ایں جماعت اند اعدائے  
 دین و اخوانِ ایشاطین و چون بنور علم علمائے دین و  
 مشائخِ اسلام ظلماتِ بدعت ایشاں مکتوف میگردد  
 ناچار علمائے شریعت را دشمن پذیرند علمائے ربانی  
 کہ بنجومِ سپہرِ اسلام اند مردم را از شر ایں شیاطینِ الانس  
 محفوظ میدارند و انفاسِ نورانی ایشاں بمشابهِ شہب  
 ثواقب پیوستہ ایں مسترقان (یعنی در دان) شریعت  
 از ہر جانب میرانند و بر جم و قدف پرانند میگردد اند  
 یہ لوگ علمائے شریعت کو دشمن سمجھنے لگے ہیں، علمائے ربانی کہ آسمانِ اسلام کے روشن ستارے ہیں، عوام کو  
 ان شیاطینِ الانس کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے نورانی انفاس سے شہابِ ثاقب کی مانند  
 ہمیشہ ان دین کے لیروں اور چوروں کو ہر طرف سے ہنکاتے اور ان پر لعنت و رذ کے پتھر مار مار کر  
 دُور دُراتے رہتے ہیں (ت)

اُس جاہل نے کہ علمائے شریعت کو معاذ اللہ شاطین کہا تھا الحمد للہ کہ اولیائے کرام کی زبان درفشِ  
 سے اللہ عزوجل نے ثابت کر دیا کہ یہ جاہل اور اس کے ہم مشرب ہی شیاطین و دشمنانِ دین ہیں اور ہزار ہزار  
 حمد اس کے وجہ کریم کو، یہ کلماتِ عالیات بارگاہِ رسالت میں معرض ہو کر مستقبلِ بھر قبول ہوئے و اللہ الحمد۔  
**قول ۶۰:** یہی سیدِ جلیل عارفِ جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں،  
 چند شرائط می دان کہ بے آن شرائط اصلاً  
 پیری مریدی درست نیست یکے آنکہ پیر





اور مریدین اسے حجت بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارے پر صاحب نے قویہ کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ و گمراہ کن بن جاتے ہیں۔ (ت)

پھر تینوں شرطیں بیان کر کے فرمایا :

مرید کہ پیر را بایں ہر سہ شرائط موصوف یا بد بیعت  
با او کند کہ جائز و مستحسن است و اگر در پیر ازین  
ہر سہ شرائط یکے مفقود بود بیعت با او جبائز  
نہ باشد و اگر کسے از سبب نادانی باو بیعت  
کردہ باشد باید کہ ازال بیعت بگردیلہ  
غرض یہ کہ مرید جب پیر کو ان تینوں شرطوں کا جامع  
پائے تو اب اس کے ہاتھ پر بیعت کرے کہ جائز  
و مستحسن ہے ، اور اگر پیر میں ان شرطوں میں سے  
کوئی ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو اس سے بیعت  
جائز نہیں بلکہ اگر کسی نے نادانستہ ایسے پیر سے  
بیعت کر لی تو اس پر اس بیعت کا توبہ و نادانستہ (ت)

## خاتمہ رزقنا اللہ حسنہا

یہ بظاہر اگرچہ سادہ قول میں مگر حقیقہً چالیس اولیاء کرام کے انشی ارشادات عالیہ ہیں کہ صدر  
کلام میں ٹوٹی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد امر چہارم میں اور امام مالک اور امام شافعی کے  
اقوال امر ششم میں اور سید الطائفہ کا ارشاد زیر قول ۱۱، سیدی نابلسی کا زیر قول ۱۲، ایک دولی  
کا قول جن سے شیخ اکبر نے استفسار کیا بضمین قول ۳۸، علی خواص کا قول زیر قول ۴۲، علامہ نابلسی  
کا زیر قول ۵۲، حضرت خواجہ مودود کا قول بضمین قول ۵۶، شیخ الاسلام ہروی کا ایک قول اور حضرت  
سلطان الاولیاء محبوب الہی کے چھ اور حضرت شیخ محمد بن مبارک مرید شیخ فرید الحق والدین  
گنجشکر و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو قول، یہ سب زیر قول ۵، اور حضرت  
میر عبد الواحد کے دو قول زیر قول ۶۰، یہ بیس شمار میں آئے۔

رسالہ

مقال العرفاء باعزانہ شرع و علماء

ختم شد